REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۶ — شمارہ ۵

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BA[DR]"

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرحِ چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

۲۹ جنوری ۱۹۸۷ء — ۲۹ صلح ۱۳۶۶ ہش — ۱۴۰۷ ھ

2628. Major Zaheeruddin Khan Sahib,
A.M.C.
Army Hospital,
Dept. of Opthalmology,
DELHI CANTT - 110010.

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۲۷ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک آنے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں۔

● — مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام و احبابِ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

الحمد للہ۔

ناصر باغ گروس گیراؤ (مغربی جرمنی) میں

مجلسِ خدام الاحمدیہ کا تیسرا سہ روزہ سالانہ یورپین اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح کے رُوح پرور خطابات، مجالسِ عرفان، مجلسِ شوریٰ اور علمی و ورزشی مقابلوں کا انعقاد

رپورٹ مُرتبہ:- مکرم قمر احمد عطاء صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے زیرِ اہتمام خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ یورپین اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں چھ ممالک سے کل ۱۹۸۰ خدام نے شمولیت کی۔ جبکہ ان میں مغربی جرمنی سے شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۱۸۳۵ تھی۔ اجتماع کی سب سے اہم خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی از راہِ شفقت خصوصی طور پر اس موقعہ پر جرمنی میں تشریف آوری تھی۔ خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطابات سُننے کے علاوہ حضرت امیر المومنین کی مجالس عرفان سے مستفید ہونے کا بھی موقع ملا۔ علاوہ ازیں ملاقاتوں کے پروگرام میں اپنے آقا سے ذاتی طور پر ملنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ حضور پُر نور اپنے قیام کے دوران دیگر جماعتی مصروفیات کے باوجود زیادہ وقت خدام کو دیتے رہے۔ حضور کے انتہائی شفقت بھرے سلوک کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

انتظامات و تیاری

حضرت امیر المومنین نے لندن سے فرانکفرٹ پہنچنے پر نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی سے اجتماع کے جملہ انتظامات اور بالخصوص مہمانوں کی رہائش کے انتظام کے متعلق استفسار فرمایا۔ قائد صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں تفصیلات عرض کیں جس پر حضور ایدہ اللہ نے بیش قیمت ہدایات ارشاد فرمائیں۔

اجتماع کے انعقاد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے موصول ہوتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے تیاری شروع کر دی۔ چنانچہ نیشنل قائد صاحب کی زیرِ نگرانی ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اکیس مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔ منتظمین نے اپنے اپنے اجلاس منعقد کر کے انتظامات کو آخری شکل دی۔ اجتماع کے تمام پروگرام (ماسوائے کھیلوں کے پروگرام کے کچھ حصہ کے) ناصر باغ میں منعقد ہونے تھے۔ اِس لئے ان شعبہ جات نے ۱۲ر اکتوبر سے وہاں اپنے عارضی دفاتر قائم کر کے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔

وقارِ عمل

خدام نے ناصر باغ گروس گیراؤ اور مسجد نُور فرانکفرٹ میں (جہاں حضور نے قیام بھی فرمانا تھا) مسلسل شب و روز وقارِ عمل کر کے صفائی و تزئین کے کام بفضلہٖ تعالیٰ وقت سے پہلے ہی ختم کر لئے۔

مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو مکرم نیشنل قائد صاحب اور منتظم صاحب خدمتِ خلق کو محترم امیر صاحب کی رفاقت میں بلجیئم جا کر حضرت اقدس امیر المومنین کا استقبال کرنے کا شرف حاصل ہُوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرانکفرٹ تشریف آوری پر فرانکفرٹ اور باہر کے متعدد خدام کو احاطہ مسجد نُور میں حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت بھی ملی۔

جمعۃ المبارک و افتتاح

۲۴ر اکتوبر اجتماع کا پہلا روز تھا۔ صُبح ۹ بجے سے خدام کی رجسٹریشن کا کام شروع ہو گیا۔ خدام قطاروں میں لگ کر شعبہ استقبال میں اپنی رجسٹریشن کرواتے اور مقامِ اجتماع میں داخل ہوتے۔ ۱۱ بجے محترم امیر صاحب نے مقامِ اجتماع کا معائنہ کیا۔

چونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق پروگرام میں کچھ تبدیلی کی گئی تھی اس لئے تمام خدام نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں پہنچ گئے۔ اجتماع کے پروگراموں کے لئے ایک خوبصورت وسیع خیمہ میں پنڈال بنایا گیا تھا جس میں نہایت دیدہ زیب بینرز آویزاں تھے۔ ان بینرز پر جو عبارتیں لکھی تھیں ان میں کلمہ طیبہ، لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ،

WAHRLICH, DIE WAHRE
RELIGION VOR ALLAH
IST ISLAM.

وغیرہ شامل تھیں۔

ٹھیک بارہ بج کر بیتالیس منٹ پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ پنڈال میں تشریف لائے تو خدام نے والہانہ عقیدت کے ساتھ پُر وقار طریق پر حضور کو خوش آمدید کہا۔ اذان کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے ... مغربی جرمنی کے بسنے والے احمدی ... یورپ کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۶۶ ہش

نئے عزم، نئے ارادے اور نئے ولولے کا متقاضی

وقفِ جدید کا نیا سال

شاعروں نے اپنی اپنی افتادِ طبع کے مطابق زندگی کو مختلف عنوان دیئے ہیں۔ کسی نے اُسے طوفان و حوادث کی آماجگاہ قرار دیا ہے تو کسی نے موت کی انتظارگاہ۔ کسی منچلے نے زندگی کو ایک خوبصورت جام سے تعبیر کیا ہے تو کسی نے نکہتِ گُل سے، کسی نے اسے مرجوں کی روانی سے تشبیہہ دی ہے تو کسی نے رقصِ شرر سے۔ کچھ اسی قسم کی متضاد تعبیریں بہت سے دوسرے شاعروں نے بھی کی ہیں۔ مگر ان تمام شاعرانہ موشگافیوں سے قطع نظر جب ہم خود زندگی کا قریب سے جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس کا ایک ہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ وہ یہ کہ انسانی زندگی فی الحقیقت ذوقِ عمل اور جُہدِ مسلسل سے عبارت ہے۔ عقل و شعور کی دُنیا میں آنکھیں کھولنے کے بعد انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قُدرت کا ایک انمول عطیہ سمجھے۔ اس کے لئے کوئی ٹھوس تعمیری مقصد معین کرے۔ اور پھر اس مقصد کے حصُول کے لئے تن من سے کوشاں ہو جائے۔ ایسے میں اگر عزم و ارادے کی پختگی بھی شامل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان اپنی منزل کو نہ پا سکے۔ کیونکہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ کے مطابق سچی محنت اور لگن کامیابی کی ضمانت ہے۔

افراد کی طرح قوموں کی زندگی کا ثبوت بھی کچھ اسی طور سے فراہم ہوتا ہے کہ جہاں وہ اپنے سامنے ایک ٹھوس تعمیری مقصد رکھتی ہیں وہاں اس کے حصُول کی راہ میں حائل کٹھن سے کٹھن دُشواریوں سے کبھی بددل اور خوفزدہ بھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ جیسے جیسے اُن کے مقصد و نصب العین میں وسعت و گیرائی آتی جاتی ہے ویسے ویسے اُن کے عزم و ارادے میں بھی نئی قوت، نئی طاقت اور نئی بالیدگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ تا آنکہ وہ خوشگوار لمحہ آجاتا ہے جب زندہ و بیدار مغز قومیں اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کر کے آخری جست لگاتی ہیں۔ اور منزلِ مقصود کو پا لینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

آج مذہبی دُنیا میں جماعت احمدیہ بھی ایک ایسی ہی فعال، منظم اور زندہ و بیدار مغز رُوحانی جماعت ہونے کی دعویدار ہے جو اپنی زندگی کے آغاز سے ہی ایک عظیم رُوحانی مشن کی تکمیل کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہے۔ جماعت احمدیہ کا وہ جلیل القدر رُوحانی مشن کیا ہے؟ یہ کہ رُوئے زمین پر آباد تمام اقوامِ عالم کو اسلام کے نُور سے منور کرے اور توحیدِ حقیقی سے برگشتہ نوعِ انسان کو پھر سے خالق و مالکِ حقیقی کے قدموں میں لا بٹھائے۔ اس عظیم مقصد کے حصُول کے لئے آج جماعت احمدیہ رُشد و اصلاح کے جن اہم بالشان آسمانی منصُوبوں کو بروئے کار لا رہی ہے اُن میں ایک عظیم منصُوبہ "وقفِ جدید" کا وہ بابرکت الٰہی تحریک ہے جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو جاری فرمائی۔ تا اس کے ذریعہ برصغیر ہند و پاک کے دیہاتی علاقوں میں جماعتی تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع سے وسیع تر کیا جا سکے۔ اس مبارک تحریک نے اب تک اپنے ان اہم بالشان اغراض و مقاصد کو کتنی خوبی اور تیزی سے پُورا کیا ہے، اس کی ایمان افروز تفصیل میں جانا فی الوقت ہمارے لئے ممکن نہیں۔ مختصر یہ کہ برصغیر ہند و پاک میں گزشتہ ۲۹ سالوں کے دوران جتنی بھی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن میں نصف سے کہیں زیادہ جماعتیں معلمینِ وقفِ جدید کی شبانہ روز مخلصانہ مساعی کی مرہونِ منت ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین خیرًا۔

یکم جنوری ۱۹۸۷ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک کی یہ آخری تحریک اپنی زندگی کے ۲۹ سال پُورا کرنے کے بعد ۳۰ ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ۲ صلح (جنوری) کے خُطبہ جمعہ میں اس کے سالِ نو کے مبارک آغاز کا باضابطہ اعلان بھی فرما چکے ہیں۔ اس وقت اندرونِ مُلک بہت سے علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتی تبلیغ اور تربیت کے کاموں میں غیر معمولی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ مزید نئے علاقوں کا بھی انتخاب کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں شمالی بھارت میں چل رہی ارتداد کی لہر کا سدِّباب کرنے کے لئے ایک اور وسیع محاذ کھل چکا ہے۔ جماعت احمدیہ بھارت کی ان روز افزوں تبلیغی و تربیتی ضروریات اور ان کے بالمقابل ہمارے وسائل کی کمی کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک کو عالمگیر وسعت عطا فرما دی ہے۔ جس کی وجہ سے کام میں بفضلہ تعالیٰ کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ تاہم احبابِ جماعت احمدیہ بھارت کو ہرگز یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ وقفِ جدید کا تعلق صرف مالی قربانی ہی سے نہیں بلکہ وقف کی رُوح رکھنے والے معلمین کی فراہمی سے بھی ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں تبلیغ و تربیت کے کام کو فروغ دینے کے لئے جہاں مالی وسائل کی ضرورت ہے وہاں ایسے بےنفس، بےلوث اور مخلص واقفین کی بھی اشد ضرورت ہے جو حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت مولانا اسماعیل شہید، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت سید احمد بریلوی، حضرت میر سید سُلطان علی، حضرت شاہ محمد سلطان رومی اور حضرت شاہ نعمت اللہ بت شکن رحمہم اللہ اجمعین جیسے ہزاروں صوفیاء اور فقراء کے نقشِ قدم پر چل کر رُوحانی ویرانوں کو آباد کرنے کا بے کراں جذبہ رکھتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ وقفِ جدید کا یہ مطالبہ اس کے مالی مطالبہ سے بھی کہیں زیادہ اہم ہے جس کو پُورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے طور پر اس نئے عزم اور نئے ارادہ کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھے کہ:-

"میں بالارادہ کوشش یہ کروں گا کہ میرا فیض نسبتاً زیادہ عام ہو۔ اس میں پہلے سے زیادہ قوت ہو اور اس میں کم تعصبات پائے جائیں۔ میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کروں گا کہ سب سے بڑا فیض رساں وجود یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض جس طرح ہر خاص و عام کے لئے عام تھا، ہر مشرق و غرب میں بسنے والے کیلئے عام تھا، انسانوں کے لئے بھی اور جانوروں کے لئے بھی تھا، جانداروں کے لئے بھی تھا اور بےجانوں کے لئے بھی تھا۔ اسی طرح میں بھی اپنے فیض کو ہر اس سمت میں آگے بڑھانے کی کوشش کروں گا جس سمت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض موجیں مارتا ہوا بڑھتا رہا۔" (خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء)

آج ہندوستان کے طول و عرض میں کروڑہا سعید روحیں ہم سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہم اُن کو سرورِ کائنات و فخرِ موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رُوحانی فیضان سے بہرہ ور کریں۔ پس آیئے! ہم سب مل کر ان تشنہ لبوں کو اسلام و احمدیت کے زندگی بخش رُوحانی چشمہ سے سیراب کرنے کے ایک نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولے کے ساتھ وقفِ جدید کے نئے سال میں داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سالِ نو کے ان جلیل القدر تقاضوں کو بطریقِ احسن پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ نیا سال جماعت احمدیہ کے حق میں عظیم الشان فتوحات اور کامیابیوں سے بھرپور سال ثابت ہو۔

آمین اللّٰھم آمین۔

(خورشید احمد انور)

بحضور امام ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سالِ نو مبارک باد

صد مُبارک سالِ نو باشان و شوکت آپ کو
اَے امامِ وقت، اَے سبطِ مسیحا، میرزا

آپ کی تائید فرمائے ہمیشہ اللہ العزیز
امن عالم کی مہم میں، عاشقِ خیرُ الوریٰ!

کاش! سمجھیں اہلِ دانش، امن ہے اسلام میں
کاش! حاصل ہو انہیں یہ دولتِ فہم و ذکا

کل جہاں میں نور پھیلے، ظلمتیں کافور ہوں
خیر و برکت میں متبدّل ہو یہ دورِ ابتلا

ہاں یہ ممکن ہے اگر چاہے خداوندِ کریم
لمحہ بھر میں ہی پلٹ سکتا ہے کایا برملا

شک نہیں اس میں کہ پیہم رحمتوں کا ہے نزول
اہلِ مغرب پا رہے ہیں دینِ فطرت سے جِلا

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"
بٹ رہی ہے خوب اُن میں دولتِ صدق و صفا

جانبِ اسلام مائل ہے مزاجِ یافثی[1]
خوب روشن ہے دِلوں میں رنگِ تسلیم و رضا

مشرقی آفاق میں گو، کچھ تکدّر ہے ہنوز
چھٹ رہے ہیں ابرِ ظلمت، صاف تا پھر ہو فضا

آخری حملہ ہے گو، یاجوج اور ماجوج کا
آخری کروٹ ہے گو، ابلیس کی یہ بے شُدا

دُشمنانِ دین خوش ہیں، دین کی حالت ہے زار
یا الٰہی! مسیح کی نُصرت کے لئے خود چل کے آ

دُور ہیں، مہجُور ہیں ہم، دِل حزیں ہیں چُور ہیں
خدمتِ نوعِ بشر ہے کام اپنا بے ریا

حافظ و ناصر مُہَیمِن ہو ہمیشہ آپ کا
اَے امامِ وقت، اَے سبطِ مسیحا، میرزا!

محتاجِ دُعا: خاکسار عبدالرحیم راٹھور

[1] یافثی: یافث بن نوح کی اولاد۔

جماعت احمدیہ کو اسلام کے دفاع سے باز رکھنے کیلئے انتہائی ناپاک سازش

اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا

خدا کی قسم ہم دونوں جہانوں میں کامیاب رہیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء . بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ:- مکرم اخلاق احمد صاحب انجم

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النساء کی آیت ۵۷ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا ؕ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○

(ترجمہ) جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے ہم جلدی ہی انہیں آگ میں ڈالیں گے۔ جب کبھی بھی اُن کی کھالیں گل جائیں گی ہم انہیں ان کے سوا اور کھالیں بدل کر دیں گے۔ (اور ہم یہ) اس لئے (کریں گے) تا (کہ) وہ عذاب (کا مزا) چکھیں۔ اللہ یقیناً غالب (اور) حکمت والا ہے۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت

اس کے بعد حضور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی مخالفانہ کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان اور اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی ملی بھگت سے جو سازش رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کے کچھ پہلو عملاً بے نقاب ہو چکے ہیں۔ اور جہاں تک اُن کو طاقت ہے وہ ان پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب یہ تحریک اور سازش اپنے منطقی نقطۂ عروج کی طرف کچھ اور آگے بڑھ رہی ہے جو خاص طور پر جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق تمام دنیا کی اسلام دشمن طاقتیں بخوبی واقف ہیں کہ سب سے زیادہ اسلام کا دفاع کرنے والی اور وفادار جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ اور سب سے زیادہ وطن سے محبت رکھنے والی جماعت بھی جماعت احمدیہ ہے۔ جس کے متعلق یہاں کے ایک چرچ نے بھی اعلان کیا کہ سب سے زیادہ ڈر ہمارے چرچ کو جماعت احمدیہ سے ہے۔

جماعت احمدیہ کو اسلام کے دفاع سے باز رکھنے کی ناپاک سازش

فرمایا اس سازش کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کیا جائے کیونکہ پاکستان میں سب سے زیادہ مضبوط اور فعال یہی جماعت ہے جو اسلام کے دفاع کے لئے پیش پیش ہے۔ اس لئے اگر پاکستان سے ہی اس کی بنیادیں اس طرح اکھیڑ دی جائیں کہ اول حکومت پاکستان یہ اعلان کرے کہ جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو جماعت احمدیہ کو ساری دنیا پر جو برتری حاصل ہو گئی تھی وہ بالکل برعکس شکل اختیار کر جائے گی۔ اور اسلام دشمن طاقتیں دنیا میں یہ پروپیگنڈا کر سکیں گی کہ پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے اور اس مملکت میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس جماعت کا اسلام کی نمائندگی کا حق ہی کوئی نہیں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے غیر اسلامی طاقتوں پر جو حملے ہیں ان میں غیر معمولی کمزوری واقع ہو جائے گی۔ دوسرے اُن کی بقاء پر حملہ کیا جائے اور اسلام کے نام پر جماعت احمدیہ کے قتل و غارت کی تعلیم دی جائے۔ اور بالآخر نفرتوں کو بڑھاتے بڑھاتے اس حد تک پہنچا دیا جائے کہ پاکستان میں ہر احمدی کی جان، مال اور عزت خطرے میں مبتلا ہو جائیں۔ جس طرح طوفان میں کشتی ڈولتی ہے اس طرح یہ جماعت اپنی بقاء کی جدوجہد میں مصروف ہو جائے اور اسلام کی نمائندگی میں غیر مذاہب پر حملے کرنے کی اسے ہوش ہی نہ رہے۔ اور جب یہ حالات پیدا ہو جائیں اور اشتعال بڑھتے بڑھتے ایک خاص حد تک پہنچ جائے تو اُس وقت جماعت احمدیہ کے قتل عام کا ایک حکم جاری کیا جائے۔ یہ وہ آخری منطقی نقطۂ عروج ہے جس کا میں نے اشارۃً ذکر کیا تھا۔ فرمایا، اس حکم کے جاری کرنے سے پہلے یہ ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ کو اسلام سے کاٹنے کی ساری کوششیں کر لی جائیں، تاکہ جب قتل عام کا حکم جاری ہو تو اس سے پہلے سارے پاکستان اور ساری دنیا کے عوام کم از کم اس بات کے قائل ہو چکے ہوں کہ یہ مرتد ہیں۔ اور دوسری بات یہ ثابت ہو چکی ہو کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ وہ رُخ ہے جو آغاز ہی سے ان دشمنوں نے سامنے رکھا۔

مخالفین احمدیت کی انتہائی ناکامی

فرمایا پہلے حصے میں یہ ناکام رہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں احمدیت کی، اسلام کی خاطر جنگ پہلے سے کئی گنا شدت اختیار کر چکی ہے۔ جب سے انہوں نے شرارت شروع کی ہے اس وقت سے لیکر اب تک اس تیزی کے ساتھ احمدیت، اسلام کے لئے جہاد میں مصروف ہو گئی ہے۔ اور وہ جہاد اتنی وسعت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جہاد کو ایسی حیرت انگیز کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں کہ ہر گزرے ہوئے دن پر جب نظر ڈالتے ہیں تو پچھلی سیڑھی کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور ترقی کی لامتناہی منازل باہیں کھولے جماعت احمدیہ کو اپنی طرف بلا رہی ہیں۔ اس کوشش میں تو ساری دنیا کے اسلام دشمن کلیتہً ناکام و نامراد ہو چکے ہیں۔ دنیا کے عقلمند عوام الناس کے نزدیک اسلام کی سچی نمائندہ اور اسلام کی طرف سے بات کا حق رکھنے والی جماعت اب جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس لئے یہ کوشش جو بہت ہی ذلیل اور کمینی کوشش تھی اور بھیانک اور خطرناک مضمرات رکھنے والی کوشش تھی، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بالکل نامراد ہو گئی ہے اور پاکستان کے مخالف ترین ملاں نے بھی اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ پچھلے سالوں میں ترقی کے ہر میدان میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھ چکی ہے اور اس کی ترقی آنکھیں چندھیا دینے والی ہے۔

جماعت احمدیہ کو جبراً کلمہ طیبہ سے علیحدہ کرنے کی ناکام کوشش!

دوسری کوشش کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دوسری کوشش میں اُن کا پہلا قدم یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو ظلم و تعدی کے ساتھ جبراً کلمہ طیبہ سے توڑنے کی کوشش کی جائے (اس ضمن میں حضور نے علماء اور حکومت کی ملی بھگت کا تفصیلی ذکر فرمایا) لیکن اس بات میں بھی کلیتہً ناکام اور نامراد ہو گئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے دل سے تو در کنار سینے سے بھی کلمہ نوچ کر پھینک سکیں، اور اُن کو اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ ہم اس تحریک میں نامراد ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو کلمہ طیبہ سے الگ نہیں کر سکے۔ اور اُن کو یہ پتہ چل گیا کہ جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ کی دل سے قائل ہے۔

پاکستان ٹیلیویژن پر جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دینے کا جھوٹا الزام

فرمایا کہ جب اس کوشش میں ناکام ہو گئے تو مرتد کی سزا قتل کا بہانہ بنانے کے لئے دوسری کوشش یہ کی کہ ٹیلیویژن پر ایک مولوی نے اعلان کیا کہ یہ ٹھیک ہے کہ کلمہ کے انکار سے انسان مرتد ہوتا ہے لیکن اس کے بعد بھی شرائط ہیں کہ قرآن کریم میں آنحضرتؐ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں، اُن میں سے اگر ایک کا بھی انکار کر دے تو وہ بھی کلمہ کا انکار ہے۔ اس لئے جو شخص ختم نبوت کا منکر اور اجرائے نبوت کا قائل ہو جائے تو وہ مرتد ہے، اور اس ضمن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل نہیں۔ فرمایا: جماعت احمدیہ سے زیادہ ختم نبوت کا کوئی بھی قائل نہیں۔ ہر پہلو اور ہر تفصیل میں جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے۔ اور جس عرفان اور گہری معرفت کے ساتھ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے دنیا کی ساری جماعتیں مل کر اتنی قائل نہیں۔ ہر احمدی اپنے مخالف کو یہ چیلنج کر سکتا ہے کہ بحث کا یہ عنوان نہ رکھو کہ ہم قائل ہیں یا نہیں، بلکہ بحث کا عنوان یہ ہوگا کہ ہم تم سے زیادہ قائل ہیں۔ اور یہ ثابت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تمام قرآن، تمام سُنت اور تمام عقلی شواہد ہمارے ساتھ ہیں کہ آیت خاتم النبیین کا جس معرفت کے ساتھ،

جس گہرائی کے ساتھ جماعتِ احمدیہ ایمان رکھتی ہے ویسا دُنیا کی کوئی جماعت بھی ایمان نہیں رکھتی۔ حضور نے مخالفین کی اس منطق کا کہ مُرتد وہ ہوتا ہے جو ختمِ نبوت کا منکر ہو اور اسی پر جہاد فرض ہوا تھا، تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ان کا آنحضرت اور حضرت ابوبکرؓ پر کُھلا کُھلا افتراء ہے اور ساری تاریخ اسلام کو مسخ کیا گیا ہے، کہ آپ نے منکرینِ ختمِ نبوت اور اجرائے نبوت کے قائلین کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ بلکہ تاریخِ اسلام بتاتی ہے کہ وہ منکرینِ زکوٰۃ کے متعلق جہاد تھا۔ ساری لڑائی حضرت ابوبکرؓ کی مخالفینِ زکوٰۃ کے ساتھ تھی۔ اور ختمِ نبوت اور اجرائے نبوت کا کوئی دُور کا بھی اس میں ذکر نہیں (حضور نے اس ضمن میں روایات کا تفصیلی ذکر فرمایا) فرمایا کہ احمدیوں پر یہ الزام تو ویسے ہی صادق نہیں آتا۔ کہ جماعتِ احمدیہ ختمِ نبوت کی منکر ہے۔ فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ ختمِ نبوت کی قائل ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرتؐ سے جس قدر پیار تھا، ان دشمنان کے آباء و اجداد پشت در پشت شمار کریں، اور اُن کی نسلاً بعد نسل پُشتیں بھی شمار کریں تو سارے مل کر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلعم کے عشق میں وہ گیت نہیں گا سکتے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ گا چکے ہیں۔ سارے مل کر آج بھی زور لگا لیں وہ پیار، وہ عشق وہ سچائی اور گہرائی پیدا تو کر کے دکھائیں اپنے کلام میں، جو خالصتہً ایک سچے عاشق کو نصیب ہوا کرتی ہے۔ اس لئے الزام نہ صرف جھوٹا بلکہ اتنا کریہہ ہے کہ اس کا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں۔ لیکن صاف پتہ چلا کہ جب حکومت کا مُلّاں ٹی۔ وی پر آ کر یہ اعلان کرتا ہے تو کچھ ایسے ارادے ہیں شرارت اور خباثت کے کہ اس تحریک کے دُوسرے پہلو کو بھی جلد از جلد اپنے منطقی نقطہ تک پہنچائے۔

ہر احمدی شہید کے خون کے قطرہ سے قومیں احمدیت (اسلام) میں داخل ہونگی

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان دشمنوں کو اپنے ذلیل اور اسلام دشمن ارادوں کے نافذ کرنے میں کس قدر کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن ایک بات میں ابھی سے بتا دیتا ہوں کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر اُن کا یہ خیال ہے کہ احمدی خوف کے نتیجہ میں مُلّاں کے ڈر سے اپنے خالصتہً للہ دین کو تبدیل کر لیں گے یعنی خُدا کے مقابل پر اُن کے دل میں مُلّاں کا خوف زیادہ غالب آ جائیگا تو یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ لازماً ابھی سے رد شدہ نامراد لوگ ہیں۔ ناممکن ہے کہ اس ارادے میں ان کو کسی قسم کی بھی کامیابی نصیب ہو۔ جو چاہیں فیصلے کریں۔ جو چاہیں بد ارادے رکھیں۔ جس طرح چاہیں ان پر عملدرآمد کرائیں۔ جماعتِ احمدیہ مُلّاں کے خوف کے سامنے سر جھکا کر اپنی گردن بچانے کے لئے تیار نہیں۔ فرمایا، اگر حد سے زیادہ سوچا جائے تو یہ صورت بن سکتی ہے کہ پاکستان میں بیس سے چالیس لاکھ احمدیوں کا اپنے دین پر قائم رہنے کے نتیجے میں، خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے نتیجے میں قتلِ عام ہو۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہو تو اس کے نتیجے میں جماعتِ احمدیہ مٹ جائے گی۔۔؟

فرمایا اس معاملے میں بھی یہ کلیتہً نامراد رہیں گے۔ ہر احمدی شہید کا جو ایک ایک قطرہ زمین پر گرے گا اس کے نتیجہ میں قومیں اسلام اور احمدیت میں داخل ہوں گی۔ اور اس کثرت سے اللہ تعالیٰ اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا کہ مُلّاں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پاکستان کو اگر عام رفتار کے مطابق ہزار سال بعد احمدی بننا ہو تو اگر یہ اپنے اس بد ارادے میں کامیاب ہو جائیں تو ہزار سال کی بجائے ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے احمدی ہونے میں ایک سال بھی نہ لگے۔ فرمایا اگر یہ خوفناک ارادہ واقعتہً عملی جامہ پہن لے تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ خدا کی تقدیر اس کے نتیجے میں کتنے حیرت انگیز ردِ عمل دکھاتی ہے۔ اور ساری انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ایسے واقعات رائیگاں نہیں جایا کرتے۔ چند معصوموں کے قتلوں کا خون بھی لوگوں کو ہضم نہیں ہوا کرتا، قوموں کو ہضم نہیں ہوا کرتا۔ کجا یہ کہ خالصتہً خُدا کے نام پر قائم ہونے والی جماعت کے ہر بڑے اور چھوٹے، مرد اور عورت اور بچے کو شہید کر دیا جائے۔ صرف اس لئے کہ وہ دین میں استقامت دکھا رہے ہیں۔ پھر بھی کچھ نہ ہو تو یہ تو ایسا واقعہ ہی نہیں ہے جو رُونما ہو اور دُنیا کا ایک سب سے بڑا انقلاب برپا نہ کر جائے۔

جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے

فرمایا، جماعتِ احمدیہ جو خالصتہً اللہ پر ایمان لانے والی جماعت ہے، جس کا دِل خالص ہے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے اس کو تم ناکام نہیں کر سکتے۔ جو چاہو کر لو۔ تمہاری تو عقل کی حد اور منتہا تمہارے دین کی بس اتنی ہی ہے کہ بکرے سجا کر قربانی کے لئے پیش کر دو۔ اگر تم نے یہی فیصلہ کیا کہ احمدیوں کی قربانی کرنی ہے تو مائیں اپنے بچے سجا کر، بیویاں اپنے خاوند سجا کر اور بہنیں اپنے لال اور ویر سجا کر اس قربانی کے لئے پیش کریں گی۔ تمہاری قربانیوں کی کیا حیثیت ہے خُدا کے نزدیک؟ یہ قربانیاں ہیں جو خُدا کو مقبول ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ تم نامراد اور رُسوا ہو گے جس طرح پہلے تم اپنی ہر کوشش کے پھل سے محروم کئے گئے ہو۔ یہ ذلت اور رُسوائی بھی تمہارے مقدر میں لکھی گئی ہے کہ اس کوشش کے پھل سے بھی تم محروم کئے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا

فرمایا، جہاں تک جماعتِ احمدیہ کے عمومی ردِ عمل کا تعلق ہے یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اللہ اپنے وفادار بندوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کیا کرتا۔ اور اللہ کے وفادار بندے بھی ان کے دوسرے وفادار بندوں سے بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ فرمایا، جس مُلک میں تمہارا زور چلتا ہے جو چاہو کرو۔ خدا کی قسم! ساری عالمگیر جماعت اپنے پیاروں سے وفا کر کے دکھائے گی۔ اور جو کچھ خدا کی تعلیم نے انہیں سکھایا ہے اسی طرح وہ اپنا انتقام لے گی۔ ایک ایک قطرہ کا انتقام لے گی۔ لیکن اس اصول کے مطابق لے گی جو اصول قرآن کریم نے اس پر واضح کیا ہے اور جو خدا مجھے سمجھائے گا۔ فرمایا، مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میں اس کی تفصیل تمہیں بتاؤں۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں اور قرآن کریم کا جتنا فہم خدا نے مجھے عطا کیا ہے، ہمارے سامنے ایک کُھلا روشن لائحہ عمل موجود ہے۔ اور وہ ایسا عظیم الشان لائحہ عمل ہے کہ اس سے ٹکرا کر تم پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے، لیکن کبھی تمہیں کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جہاں بھی احمدی مظلوم ہے ساری دُنیا کا احمدی اس کے ساتھ ہے۔ خُدا کی تقدیر اس کے ساتھ ہے۔ اُس کو کیا خوف ہے؟ تاریخِ عالم اس کے ساتھ ہے۔ کسی قیمت پر بھی احمدیت کو نیست و نابود کرنے میں یہ ذلیل و رُسوا دُشمن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان کو جلدی اور افراتفری صرف اس بات کی پڑی ہوئی ہے کہ موجودہ سربراہ کے دِن کہیں تھوڑے نہ رہ گئے ہوں۔ حالانکہ اس کے آقاؤں نے اُس سے وعدہ کیا ہے کہ ختم تک (۱۹۹۰ء) ہم تمہیں ضرور رکھیں گے۔ اس کے خداؤں نے اس کو یقین دلایا ہے کہ ابھی چند سال تمہارے باقی ہیں۔ لیکن اس بدنصیب کو اپنے خداؤں پر یقین ہو یا نہ ہو، ان مولویوں کو اس کے خداؤں پر یقین نہیں۔ اور اُس پر بھی یقین نہیں اس لئے چاہتے ہیں کہ جس حد تک ممکن ہے اس ظالم شخص کے دور کے اندر اندر جو کر سکتے ہیں کر گزریں۔ ان کو جلدی اس لئے ہے کہ دُنیاوی خداؤں کا زمانہ محدود ہوا کرتا ہے۔ اور ان کی طاقت کا دائرہ بھی محدود ہوا کرتا ہے۔ فرمایا، احمدیوں کو کوئی جلدی نہیں ہے۔ تمہارے خدا کا دُنیا میں طاقت کا دائرہ لازماً محدود ہے۔ اس لئے تم بے شک جلدی کرو اور اس محدود دائرے میں جو کر سکتے ہو کر گزرو۔ تمہارے خُدا کی کرسی کے دو پاؤں ایک مُلک میں اور ایک پاؤں بعض اسلام دشمن طاقتوں کے بیرونی ملکوں میں ہیں۔ لیکن ہمارے خُدا کی کرسی تو زمین و آسمان پر محیط ہے۔ اس کی کرسی کے پائے ساری کائنات پر پھیلے ہیں۔ فرمایا، تمہیں جلدی اس لئے ہے کہ اس کا وقت تھوڑا ہو گا کیونکہ دُنیاوی خداؤں کی کرسیاں زیادہ دیر اُن کے قبضے میں نہیں رہا کرتیں۔ فرمایا، ہمیں کوئی جلدی نہیں کیونکہ ہمارے خُدا کی کرسی ہمیشہ ہمیش کے لئے اُس کے قبضے میں ہے۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس کے قبضے سے ہٹا نہیں سکتی۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنی کرسی کی حفاظت کرنا جانتا ہے بلکہ وہ حفاظت اس کو کبھی بھی نہیں تھکاتی۔

ہمارا خُدا جیتنے والا خُدا ہے اس لئے ہمیں کوئی جلدی نہیں

فرمایا، کہاں تمہارا خُدا جس کا دائرہ اثر محدود ہے جس کا زمانہ محدود ہے آج نہیں تو کل اس کی کرسی نے بہر حال جانا ہی ہے۔ اس لئے جو افراتفری کے نمونے دکھاتے ہو، جو جلدی کرتے ہو، کرتے چلے جاؤ۔ جماعتِ احمدیہ نے جیتنا ہے۔ اور آخر کار لازماً جیتنا ہے۔ کیونکہ ہمارا خُدا جیتنے والا خُدا ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں۔ کیونکہ اس کی کرسی کل دُنیا پر ہی نہیں، کُل عالم پر، کُل کائنات پر محیط ہے۔ اور ہمیں اس لئے کوئی جلدی نہیں کہ اس خُدا کا وقت ابد الآباد سے ہے اور ابد الآباد تک رہے گا۔ پس ہم جس ابدی طاقت کے ساتھ وابستہ ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہمارے انتقام ہمارے بعد بھی وہ لیتا رہے گا۔ ضروری نہیں کہ ہر انتقام ہماری زندگی میں خدا تعالیٰ لے۔ دیکھو! ایک عبد اللطیف کو تم نے افغانستان میں شہید کیا تھا، آج تک وہ بدنصیب قوم اپنے دُکھوں کے ذریعے اس شہادت کی قیمت ادا کرتی چلی جا رہی ہے۔ تم کیسے سوچ سکتے ہو، کیسے وہم کر سکتے ہو کہ تیس، چالیس لاکھ احمدی مسلمانوں کو جو حقیقی اور سچے مسلمان ہیں، جو سچے عاشقِ رسولؐ ہیں، جو سچے عاشقِ قرآن ہیں۔ اُن کا قتل و غارت کرو گے اور تم سے حساب نہیں لیا جائے گا؟ اس دُنیا سے نکل جاؤ تو اس دُنیا میں تم سے حساب لیا جائیگا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

"خُدا سے مت لڑو، تمہارا یہ کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو!"
(اربعین ۳ صفحہ ۱۲-۱۷)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۷ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

(Outer London Region)
آؤٹر لنڈن ریجن کے غیر از جماعت احباب کیساتھ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(کی)

ایک خصوصی مجلسِ سوال وجواب

مؤرخہ ۳ر مارچ ۱۹۸۶ء Outer London Region کی جماعت ایسٹ لندن کے احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے مسجد فضل لندن لائے۔ اس موقع پر نصرت ہال (ملحق مسجد فضل) میں ایک مجلسِ سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جسمیں حضور انور نے غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے بصیرت افروز جوابات عطا فرمائے جس سے جملہ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۸۶ء کے شکریہ کیساتھ بعض سوالات اور ان کے جوابات قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم کے لئے پیش خدمت ہیں (ایڈیٹر)

س:۔ کیا مرزا صاحب نے جہاد سے منع فرمایا ہے۔؟

ج:۔ فرمایا۔ بالکل نہیں۔ ہرگز جہاد سے منع نہیں فرمایا۔ آپ نے جہاد کے نام پر قتال سے منع فرمایا ہے۔ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ (سوال کرنیوالے نے کہا کہ جہاد میں قتال تو ہوتا ہی ہے) فرمایا۔ جہاد میں قتال بھی ہو سکتا ہے لیکن ہر قتال کا نام جہاد نہیں۔ (سوال کرنیوالے دوست نے کہا کہ جب مسلمان اپنی آزادی کے لئے جنگ کرے گا تو وہ جہاد نہیں ہوگا) حضور نے فرمایا کہ اس کا نام جہاد نہیں ہے۔ قرآن کریم نے جو جہاد کی تعریف کی ہے اُس کو بھلا کر آپ جو چاہیں تعریف کرلیں۔ وہ اسلامی تعریف نہیں بن جاتی۔ جہاد کی تعریف کے لئے سند کیا ہے؟ مجھے یہ بتایئے۔ حدیث ہے یا کوئی اور چیز ہے؟ اگر قرآن کریم ہے تو قرآن کریم میں سے وہ آیت نکال لیں جسمیں پہلی دفعہ جہاد کی اجازت ملی ہے۔ معاملہ خود کھل جائے گا۔ اس کو بھلا کر آپ کس طرح جہاد کی بات کر سکتے ہیں۔ سورۂ حج میں پہلی مرتبہ وہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو پہلی دفعہ جہاد کی اجازت دی گئی۔ اجازت پہلے بھی تھی لیکن جہاد بالقرآن (تبلیغ) کی تھی۔ جہاد بالسیف (تلوار کا جہاد) کی نہیں تھی۔ پہلی مرتبہ اجازت سورہ حج میں ملی تھی اور وہ آیت یہ ہے:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ

(الحج: ۴۰-۴۱)

اجازت دی جاتی ہے اُن لوگوں کو جن پر پہلے ہی تلوار سے حملہ کیا جارہا ہے کہ وہ بھی لڑائی کریں۔ اس آیت کے ترجمے میں کسی شیعہ سنی کو کوئی اختلاف نہیں۔ اتنا واضح اور کھلا کھلا ترجمہ ہے۔ اَلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ کا مطلب ہے اُن کو اجازت دی جاتی ہے جن سے پہلے ہی لڑائی شروع کی جارہی ہے یعنی دشمن کی مسلمانوں سے پہلے ہی لڑائی جاری ہے۔ پہلے ان کو اجازت نہیں دی گئی تھی۔ لہٰذا دشمن کا پہل کرنا جہاد کی اجازت کیلئے ضروری ہے۔ گویا یہ پہلی شرط ہے کہ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا اور لڑائی کرنیوالوں کے پاس بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان کے خلاف تلوار اُٹھائیں۔ پس دوسری شرط یہ ہے کہ وہ لوگ مظلوم ہوں جن کے خلاف تلوار اُٹھائی گئی ہو۔ آگے بات چلانے سے پہلے خدا نے یہ بیان فرمادی وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ اللہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ وہ ان مظلوموں کی مدد اور نصرت پر قدرت رکھتا ہے جن کو اجازت دیتا ہے اُن کو پھر جتا کر بھی دکھا دیتا ہے۔ آگے پڑھنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیں کہ جہاد کے لئے کیا باتیں سامنے آتی ہیں۔ اصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام یا مذہب کے نام پر پہلے تلوار اُٹھانے کی کہیں اجازت نہیں۔ اجازت ان لوگوں کو ہے جن کے خلاف پہلے دشمنوں نے تلوار اٹھائی اختلاف مذہب کے نتیجہ میں مسلمان تلوار اُٹھالے کہ اب میں تمہارا مذہب ٹھیک کرتا ہوں ورنہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اس کی سارے قرآن میں اجازت نہیں۔ اجازت اُن لوگوں کو ہے جن کے خلاف پہلے دشمنوں نے تلوار اُٹھائی۔ دوم۔ وہ مظلوم ہیں۔ اُنہوں نے کوئی قصور نہیں کیا اب یہ بتائیں کہ جو قوم اتنی مظلوم ہو۔ کہ بڑی دلیری سے ان پر حملہ کرنیوالے حملہ کر دیتے ہیں۔ جبکہ ان کا کوئی قصور بھی نہیں تو وہ لوگ کمزور بھی ہوں گے تو کمزور قوم کو لڑنے کی اجازت دے دینا یہ کونسی حکمت کی بات ہے۔ جب تک اس کی فتح کی ضمانت نہ دی جائے۔ اس جگہ قرآن کریم کے حکیمانہ کلام کا حسن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خیال دل میں پیدا ہوتا ہی ہے کہ اتنی مظلوم اور کمزور قوم ہے کہ جو چاہے ان کو زنگیہ بنا پھرتا ہے، جو چاہے اس پر تلوار اٹھاتا ہے۔ اس کو اجازت دیدی ہے کہ لڑلو۔ جس طرح ممولے کو انسان کہہ دے کہ شہباز سے بے شک لڑلو ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن خالی اجازت نہیں ساتھ یہ وعدہ ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ خدا سب سے زیادہ طاقتور ہے اور جب خدا اجازت دیتا ہے تو اس بات کی ضمانت بھی دیتا ہے کہ جن کو اجازت ہے ان کو فاتح کر کے بھی دکھائے گا۔ جہاد کی یہ تیسری شرط ہے کہ جو جہاد فی سبیل اللہ لڑا جاتا ہے اسمیں اللہ تعالیٰ لازماً فتح عطا کرتا ہے۔ ایک بھی جہاد آنحضرت کی زندگی میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا جسمیں خدا کا یہ وعدہ پورا نہ ہوا ہو کوئی جہاد ایسا ہو جس میں آپ نے شکست کھائی ہو؟ اس کے بعد خدا فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ۔ یہ وہی لوگ تھے جن کو گھروں سے نکال دیا گیا تھا اور نکالنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ نکالنے کے بعد وہاں پہنچے جہاں ان کو نکال کر پھینکا تھا۔ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ کوئی نہیں کوئی وجہ نہیں کہ کسی کو اختلاف مذہب کی بناء پر گھر سے نکالو۔ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ۔ صرف ایک اُن کا قصور ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ مضمون ختم کر کے اب خدا تعالیٰ ایک اور مضمون شروع فرماتا ہے۔ ابھی یہ آیت چل رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اگر خدا تعالیٰ بعض کے خلاف بعض کو دفاع کی اجازت نہ دیے (دفع کا مطلب دفاع ہے نہ کہ حملہ کرنا) اسلام میں جہاد کا یہ مطلب ہے کہ تلوار اُٹھاؤ اور دشمن کو ختم کرتے پھرو اس کا تو اس آیت نے قلع قمع کر دیا ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ۔ اگر خدا اپنے دفاع کی اجازت نہ دے تو کیا ہو۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ۔ صوامع کا مطلب ہے جہاں خدا کی عبادت کرنیوالے الگ گھر بنا لیتے ہیں یا کٹیا بنا لیتے ہیں وَبِيَعٌ اور گرجے بھی تباہ ہو جائیں وَصَلَوٰتٌ اور یہودیوں کے معبد بھی ویران ہو جائیں وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔ اور مسجدیں بھی ویران کر دی جائیں جن میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اب ذرا غور کریں۔ اسلامی جہاد کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں یہودیوں کے معبدوں کا کیا ذکر ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ان کی حفاظت کا بھی اعلان ہے۔ یہ ہے اصل اسلام۔ قرآن کریم جہاں دفاع کی اور جہاد کی اجازت دیتا ہے وہاں یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ خدا کے نام پر جتنے بھی گھر بنائے جائیں خواہ وہ مسلمانوں کے ہوں یا غیر مسلموں کے ہوں۔ ہم ہر ایک کے دفاع کی اجازت اور حفاظت کی ضمانت دے رہے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ یہ اجازت نہ دیتا تو صرف مسجدیں ہی ویران نہ ہوتیں بلکہ وہ تمام عبادتگاہیں جن میں یہودی عبادت کرتے ہیں سب تباہ کر دیئے جاتے۔ یہ ہے اسلامی جہاد کی تعلیم۔ اس تعلیم کی رو سے اگر کسی گرجے پر حملہ ہو رہا ہو تو مسلمان دفاع کرتا ہوا مارا جائے تو یہ بھی جہاد ہے۔

یہ ہے عالمی تعلیم۔ اس کو کہتے ہیں ادیان حسن جو جادو کی طرح سر چڑھ کر بولتا ہے۔ اس تعلیم کو آپ دنیا میں پیش کریں پھر دیکھیں کہ دشمن اسلام کے پاس باقی کیا رہ جاتا ہے۔ اس تعلیم کو چھوڑ کر یہ تعلیم دینا کہ اگر کسی سے اختلاف مذہب ہے تو اس کے گھر توڑ لو۔ اس کو گھروں سے نکال دو۔ بے وطن کر دو۔ مار دو۔ تباہ کر دو۔ وہ ہوتا کون ہے اسلام سے اختلاف کرنے والا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جہاد کے خلاف جو کہ جہاد کا بگڑا ہوا تصور ہے اور جو آج بھی پیش کیا جا رہا ہے اور پہلے بھی کر رہے تھے اعلان کیا اور وضاحت فرمائی۔ کہ قرآن کریم نے جو جہاد کی شرائط پیش کی ہیں۔ کوئی دنیا میں ان کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ جب بھی وہ لاگو ہوں گی دفاع کی اجازت ہوگی۔ لیکن ان حالات میں جبکہ دشمن مذہبی اختلافات کی بناء پر تم پر، تمہارے مذہب میں دخل اندازی نہیں کرتا، تمہیں گھروں سے نہیں نکالتا، خدا کے نام پر تمہیں اسلام سے الگ کرنے کے لئے زبردستی نہیں کرتا تو تم جو لڑائی کرو اس کا نام مذہبی جہاد نہیں ہو سکتا۔ سیاسی لڑائیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ عراق لڑ رہا ہے ایران کے خلاف۔ دونوں کی سیاسی لڑائیاں ہیں۔ اگر عراق کہے کہ یہ ہمارا جہاد ہے اور ایران کہے کہ ہمارا جہاد ہے تو کس کے مرنے والے جنت میں جائیں گے اور کس کے مرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔ کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ دفاع کرنے والا جہاد کر رہا ہو اور جنت میں جا رہا ہو اور مارنے والا بھی جنت میں جا رہا ہو۔ اس لئے باشعور انسان کی طرح پہلے تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم کی بنیادی تعلیم کو سمجھنا چاہیئے۔ پھر مذہبی اور سیاسی جنگوں میں فرق کریں۔ اگر آپ یہ فرق نہیں کریں گے تو اسلام کا دفاع نہیں کر سکیں گے۔ آپ دیکھیں اسلام کی تاریخ میں ابتداء ہوئی ہے مذہبی جنگوں کی جن میں سو فیصدی مذہبی اصولوں کی اطاعت کی گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں جس میں دشمن ہم پر انگلی رکھ سکے اور ہم اس کا دفاع نہ کر سکیں۔ بعد میں جب سیاسی حکومتیں قائم ہو گئیں، ان میں کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ جب اس پر دشمن حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا جہاد ہے تو کس طرح آپ دفاع کریں گے۔ ان سے کہو کہ یہی اصول ہے کہ قرآن کریم مذہبی جنگوں کی اجازت دیتا ہے مذہبی شرائط کے ساتھ۔ اس کے علاوہ دنیا میں سیاسی جنگیں بھی ہوتی ہیں۔ ان میں تاریخ دان کا کام ہے فیصلہ کرے لیکن اس میں مذہب کا قصور نہیں۔ کیا عیسائی قوموں نے سیاسی جنگیں نہیں کیں۔ بلکہ اب بھی کر رہی ہیں تو کیا اس کے نتیجہ میں آپ عیسائی مذہب کو رگیدیں گے۔ یہ ہے جماعت احمدیہ کا موقف کہ اسلامی جہاد زندہ و تابندہ ہے لیکن ان شرطوں کے ساتھ جو اسلامی جہاد کی شرطیں ہیں۔ فلسطین کے ایک دوست میرے پاس تشریف لائے کہ بتائیں یہ عرب اسرائیل جنگ کیا ہے؟ یہ جہاد ہے یا نہیں؟ میں نے کہا دیکھیں، آپ مجھ سے جواب ایسا لینا چاہتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں آپ اشتعال پیدا کریں۔ میں یہ بتاتا ہوں کہ یہودیوں کا کوئی حق نہیں وہاں رہنے کا۔ یہ تمام اسلام کے خلاف ایک سیاسی سازش ہے۔ یہ میرا فتویٰ ہے اور جماعت احمدیہ ہمیشہ صف اول میں یہود کے خلاف دلائل کے ذریعہ ان کو ناکام بنانے میں آگے رہی ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز میں جو کام چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) نے کیا ہے ایسا کام آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ تمام مسلمان ممالک جانتے ہیں اور ممنون احسان ہیں۔ لیکن اگر آپ اس کو مذہبی جہاد ان معنوں میں کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ بے وفا ہو چکا ہے یا جھوٹ بولنے لگ گیا ہے۔ (نعوذ باللہ) اس نے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں جہاد کی اجازت دے رہا ہوں اور میں تمہاری فتح پر قادر ہوں اور آپ جو لڑائی کر رہے ہیں اس میں وہ وعدہ کہاں گیا؟ کیوں ایک چھوٹی سی اقلیت بار بار آپ کو مارتی ہے۔ ایک بھاری اکثریت کے درمیان ایک اتنا سا ناسور ہے۔ لیکن وہ cancer بن گیا ہے۔ صحت مند جسم خواہ کتنا ہی بڑا ہو، کینسر چھوٹا بھی ہو تو غالب آجاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے آپ کے اندر صحت مند جسم کی مدافعت کی طاقت نہیں رہی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ نے جو جہاد مقرر کیا اس کی شرطیں آپ پوری کر رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو چھوڑ دے ایک طرف اعلان کرے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْر۔ کہ خدا تمہاری نصرت پر قادر ہے، دوسری طرف جب لڑائی ہو تو دشمن کو فتح دے دے۔ اور مسلمان کو چھوڑ دے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے مذہبی نقطہ نگاہ سے ضرور کوئی نقائص موجود ہیں۔ ان کی آپ اصلاح کریں تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ (الانبیاء: ۱۰۶) اس زمین کے متعلق وعدہ ہے کہ میرے صالح بندے اس کے وارث بنائے جائیں گے۔ اس لئے آپ اپنے اخلاقی نقائص دور کرنے کی کوشش کریں۔ دینی نقائص دور کرنے کی کوشش کریں۔ صالح بندے بنیں اور پھر خدا کا وعدہ آپ کے حق میں پورا ہوگا۔ عقل اور فہم کی بات کی خواہ مخواہ مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ دلیل سے بات ہونی چاہیئے۔ قرآن اور سنت سے بات کرنا چاہیئے۔

س: جماعت احمدیہ کے نزدیک غیر احمدی مسلمان ہیں یا نہیں؟

ج: فرمایا۔ یہ سوال بھی بالکل اسی نوعیت کا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے میں مولویوں نے پہل کی۔ سارے ہندوستان کے مسلمان علماء کفر کا فتویٰ دیتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ پہنچے اور وہاں سے بھی فتوے لئے۔ ۱۲ سال تک حضرت مسیح موعودؑ نے صبر کیا اور نصیحت بھی کی اور یہ فرمایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ اگر تم مسلمان کی تکفیر سے باز نہ آؤ گے تو یہ تکفیر تم پر الٹ جائے گی۔ میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں۔ جب وہ باز نہ آئے تب آپ نے اعلان کیا (اور کہا) کہ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ جو شخص مجھے کافر سمجھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق میں مجبور ہوں یہ کہنے پر کہ تمہاری تکفیر تم پر الٹ گئی۔ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تکفیر کا اعلان اس وقت ہوا اور اس بناء پر ہوا اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ یعنی مرزا صاحب کافر ہیں مسلمان نہیں وہ کافر ہے۔ آج بھی یہی اعلان ہے۔ دوسرا ایک بڑا نمایاں فرق یہ ہے کہ جب آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اور سارے مسلمان ہمیں کافر کہہ رہے ہیں تو آپ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر کہہ رہے ہیں جو واقعہ کے خلاف ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لاتے ہیں۔ ان کے دین کے عاشق، ان کے ادنیٰ غلام، قرآن کریم کے تابع، سنت کے تابع۔ دعویٰ ہمارا یہ ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ جھوٹ بولتے ہو۔ تم آنحضرتؐ کے کافر ہو۔ اس لئے ہمارے دعوے کے خلاف آپ بات کرتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں۔ اس لئے ہم آپ کے دعوے کے مطابق آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو شکوہ کیسا؟ ہم کہتے ہیں امام مہدی کے کافر۔ اب آپ بتائیے کہ ہمارے لئے اور راستہ کون سا ہے؟ جس کو ہم نے امام مہدی مانا ہم نے سچا سمجھ کر مانا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ورنہ اتنی مصیبتیں کیوں اٹھاتے؟ اس راستے میں پاکستان میں جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ کوئی جھوٹی قوم برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم نے یقیناً سچا سمجھ کر مانا ہے۔ جو سمجھتا ہو کہ امام مہدی آگیا ہے اس کے منکر کو امام مہدی کا منکر نہیں تو کیا کہیں گے۔ سوائے اس کے کوئی اور صورت ہے۔

فرمایا۔ ایک دفعہ ہمارے نعیم الدین صاحب قصوری (اب فوت ہو چکے ہیں) نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ مرزا صاحب! آپ مجھے صاف صاف بتائیں (وہ بڑے شریف النفس انسان تھے۔ بڑی محبت سے رکھتے تھے) کہ آپ ہمیں کیا سمجھتے ہیں؟ میں نے کہا کہ پہلے آپ مجھے ایک بات بتائیں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو صاف صاف بتاؤں گا۔ کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا کہ آپ کے نزدیک تو امام مہدی ابھی نہیں آیا۔ جب وہ آجائے گا۔ تو اسے جو شخص جھوٹا کہے گا آپ اسے کیا کہیں گے؟ کہنے لگے کہ میں تو کافر کہوں گا۔ میں نے کہا پھر آپ مجھ سے یہ توقع کیوں نہیں رکھتے۔ ......

بات دراصل یہ ہے کہ ہم آپ کے دعویٰ کے خلاف نہیں کہتے۔ اگر ہم غلط ہیں تو آپ کو فخر کرنا چاہیئے کہ آپ کو ایک جھوٹے کا کافر کہا گیا ہے۔

س: کیا مسیح موعود کے آنے کے بعد اب صرف کلمہ طیبہ پڑھنا کافی نہیں ہے اور کیا یہ بھی ضروری ہے کہ مسیح موعود کو تسلیم کیا جائے؟

ج: فرمایا۔ میں اس کے کئی جواب دے سکتا ہوں۔ کلمہ طیبہ پڑھ کر انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ کو بھی اس بات سے اتفاق ہے۔ لیکن اگر ملائکہ کا انکار کر دے تو پھر بھی مسلمان رہے گا؟

اگر ایک نبی کا انکار کردے تو بھی مسلمان رہے گا؟ آپ بتائیں کہ کیا m dnemoehas سے یہ مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ یہ معاملات ایسے ہیں کہ انہیں فہم سے حل کرنا چاہیئے باوجود اس کے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے پھر بھی ایمان کی جتنی شرائط ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ان پانچ میں سے کسی ایک کا یا سب کا انکار کردے تو سارے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ سنّت سے یہی چلا آرہا ہے کہ وہ سچا اور صحیح مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اسلام دُون الاسلام کے مسائل شروع سے ہی چلے آرہے ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا مؤقف ہے وہ بڑا واضح ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اُس کو ہم غیر مسلم نہیں کہہ سکتے لیکن اگر ان سے اتر کر ان میں سے کسی چیز کا انکار کرے تو کفر کی کوئی نہ کوئی چیز اس میں ثابت ہو جائیگی لیکن اس کے باوجود ہم اسے غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ جو شخص کلمہ طیبہ کا اقرار کرے اور کہے کہ مَیں مسلمان ہوں آج تک کبھی کسی احمدی نے اس کو غیر مسلم نہیں کہا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اُٹھا کر دیکھ لیں۔ ایک اصطلاح ہے کافر کہنے کی اور دوسری ہے غیر مسلم کی۔ دونوں اصطلاحوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسلمان علماء سب ایک دوسرے کو کافر کہتے آئے ہیں اور آج تک کہتے ہیں لیکن غیر مسلم نہیں کہا اس لیے کہ ان کو علم تھا۔ جو پہلے علماء گزرے ہیں وہ سطحی علم رکھنے والے لوگ نہیں تھے۔ بزرگ تھے اولیاء اللہ تھے۔ غلطیاں ان سے ہوئیں لیکن اسلام کی بنیادوں کو سمجھتے تھے۔ قرآن کریم نے کافر کہنے اور غیر مسلم کہنے میں ایک نمایاں فرق کیا ہے۔ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ یہ اعرابی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا تو ان سے کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے ایمان لانا تو درکنار لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔ ان کے دلوں میں ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود تم ان کو کہہ دو کہ تمہیں اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق ہے۔ تم کہتے ہو اَسْلَمْنَا۔ ٹھیک ہے۔ بے شک کہتے رہو۔ پس یہ ایک عظیم الشان مذہب ہے اسلام کا جو ہر پہلو پر حاوی ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ قرآن اور سنّت سے ثابت ہے کہ اس کو غیر مسلم کہنے کا کوئی حق نہیں اسلام میں رہتے ہوئے کفر کی کوئی بات کہے تو اسے دون الاسلام کا فر کہنے کا حق ہے۔ اس کی سند قرآن سے بھی ملتی ہے اور حدیث سے بھی ملتی ہے۔ مَیں آپ کو وضاحت کرکے بتاتا ہوں۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان جب چوری کرتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان جب زنا کرتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے گویا مسلمان بھی کہا ہے اور کافر بھی کہا ہے اسی اصول کے پیش نظر علماء ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دیتے رہے۔ لیکن غیر مسلم نہیں کہا۔ وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت ہی نہیں دی۔ قرآن کریم آپؐ پر نازل ہوا تھا کسی اور پر نہیں۔ قرآن کا مفہوم آپ زیادہ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ فلاں کافر ہو گیا اور فلاں کافر ہو گیا، اپنی جگہ۔ لیکن اس کے باوجود ایک موقع پر جب ایک صحابی نے ایک دشمن کو زیر کیا اور قتل کرنے لگا تو دشمن نے منت کی کہ ٹھہرو مَیں مسلمان ہوتا ہوں مَیں کلمہ پڑھتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو۔ اس کے باوجود اس نے قتل کر دیا۔ اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑے فخر سے عرض کیا کہ اس طرح مقابلہ ہوا۔ اس طرح مَیں نے اُس کو زیر کر لیا۔ اور پھر اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھ لیا تو مَیں نے کہا کہ اب تو مَیں نہیں چھوڑ سکتا تم تو ڈر کے مارے کلمہ پڑھ رہے ہو اور قتل کر دیا۔ وہ (صحابی) یہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ناراض نہیں دیکھا جتنا وہ اس دن ناراض تھے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ بار بار یہ کہتے تھے کہ جب قیامت کے دن وہ کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا اس وقت کیا کرو گے؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا کہ وہ دل سے اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا یا صرف منہ سے مسلمان کہتا تھا۔ اس لیے جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا کلمہ پڑھ لے اس کو غیر مسلم کہنے کا کسی کو حق نہیں۔ نہ جماعت احمدیہ کو ہے نہ کسی اور جماعت کو۔ اس لیے ہم آپ کے اقرار کے خلاف کبھی کوئی فتویٰ دیتے اور نہ آجکل دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں آپ مسلمان ہیں لیکن مسلمان رہتے ہوئے اس امام مہدی کا آپ نے انکار کیا ہے جس کو ہم امام مہدی سمجھتے ہیں۔ اس لیے امام مہدی کے منکر پر وہی فتویٰ ہے جو آپ کے علماء کا فتویٰ ہے اور متفق علیہ فتویٰ ہے۔ امام مہدی کی ضرورت کیا ہے؟ اگر امام مہدی آئیگا تو آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ کس کام کیلئے آئے گا۔ ایک طرف خدا اس کو مقرر کرے اور چودہ سو سال اُمت اس کا انتظار کرے تو دوسری طرف انکار کی اجازت دیدے۔ یہ عقل کے خلاف بات ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک عظیم الشان تحریک کی خاطر خدا تعالیٰ کسی کو امام بنائے اور ماننے والوں کو کہہ دے کہ تم بے شک اس کا انکار کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا۔ اس لیے ہماری پوزیشن مجبوری کی پوزیشن ہے یا تو ہم جھوٹے ہیں کہ ان کو امام مہدی سچا سمجھ رہے ہیں۔ جب ہم سچا سمجھتے ہیں تو ہمارے پاس چارہ ہی کوئی نہیں کہ امام مہدی کے منکر کو امام مہدی کا کافر کہیں لیکن غیر مسلم نہیں کہیں گے آپ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں یہ زیادتی ہے اور قرآن اس کی اجازت نہیں دیتا۔

سوال:۔ احمدی حضرات کسی غیر احمدی کی وفات پر جا کر فاتحہ خوانی کیوں نہیں کرتے؟

جواب:۔ فرمایا۔ ہم ہر مسلمان کی وفات پر اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ ان کے گھر جاتے ہیں۔ ان کے لیے دُعا کرتے ہیں اور ایک ادنیٰ سا فتویٰ بھی جماعت احمدیہ کا اس کے خلاف نہیں۔ فاتحہ خوانی جس کو آپ کہتے ہیں ہمیں اس فاتحہ خوانی کے لفظ سے اختلاف ہے۔ فاتحہ خوانی کی اصطلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے زمانے میں کہیں نہیں ملتی۔ ایک بھی حدیث آپ ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ نہ قرآن کریم میں سے دکھا سکتے ہیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمان دوسروں کے گھر جاکر جن کے گھر وفات ہوئی ہو ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ خوانی کی ہو۔ ہم آپ کو صرف یہ سمجھاتے ہیں کہ اسلام میں نئی رسمیں نہ چلائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی کافی ہے۔ اسلام وہی حسین اسلام ہے جو سنّت سے ثابت ہے اس سے جب بھی باہر قدم رکھیں گے رسم و رواج میں پڑ جائیں گے۔

سوال کرنیوالے نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے جو ہمیں بتایا وہ ہم کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ اسلام جانتے تھے یا نہیں جانتے تھے۔ ہم تو اسی طرح کرتے ہیں جیسے انہوں نے بتایا۔ آپ یہ بتائیں کہ اس کی ابتداء کب اور کیوں ہوئی۔ اس میں نقص کیا ہے؟ حضور نے فرمایا نقص یہی ہے کہ جو چیز سنّت سے زائد ہو وہ اسلام نہیں ہے۔ سوال کرنے والے نے پھر کہا کہ کیا ہمارے بزرگ غلط تھے؟ حضور نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ غلط تھے؟ کیا عجیب بات آپ کرتے ہیں۔ سوال کرنے والے نے پھر پوچھا کہ کیا یہ رسم ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں یہ رسم ہے۔ ہر وہ چیز جو سنّت نہیں وہ رسم ہے۔ رسمیں اچھی بھی ہو سکتی ہیں اور بُری بھی ہو سکتی ہیں لیکن سنّت نہیں بن سکتیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب پُرانے بزرگ ہندوستان میں تشریف لائے تو وہاں بے انتہا جہالت تھی۔ ہندو مذہب کی وجہ سے بد رسوم بے حد رائج تھیں۔ زبان کے اختلاف کی وجہ سے اور دوسرے مسائل کی وجہ سے وہ کسی بہانے سے ان کو کم سے کم دینی تعلیم دینا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ سے شروع میں کئی چیزیں نیک نیتی سے داخل ہوئی ہیں لیکن بعد میں رسمیں بن گئیں۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کا سکھانا اور فاتحہ کو بطور دُعا کے پڑھانا۔ فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ اسی طرح انہوں نے شروع کیا ہوگا اور کہا ہوگا کہ جب تم کسی بزرگ کے لیے یا کسی فوت شدہ کے لیے دُعا کرتے ہو تو چونکہ سورۃ فاتحہ کامل دُعا ہے یہ چھوٹی سی دُعا تم سیکھ لو، تمہیں عربی نہیں آتی۔ یہ ہر جگہ کام آئے گی۔ اور نماز میں بھی کام آئے گی۔ چنانچہ کم علمی کی بناء پر شروع میں ہندوؤں کی تعلیم و تربیت کی خاطر ہمارے صوفیاء اور بزرگوں نے یہ طریق اختیار کیا اور جب اسلام زیادہ پھیل گیا، جب اسلامی تعلیم عام اور روشن ہوگئی تو ان کو سنّت کی طرف واپس لیجانا تھا۔ اور یہی کوشش ہم کر رہے ہیں۔ اس کے سوا چالیسواں ہے، گیارہویں ہے۔ شیرینیاں بانٹنا ہے۔ وفات کے بعد کھیریں تقسیم کرنا ہے۔ کھانے دیتے ہیں۔ اتنے جھگڑے ہیں جن کا کوئی وجود قرون اُولیٰ کے

اسلام میں نہیں ملتا اور یہ تو جذباتی بات ہے کہ ہمارے بزرگ غلط نہیں ہو سکتے یہ تو ایسی بات ہے جیسے قرآن کریم بار بار کہتا ہے کہ اسلام کے مخالف یہ کہا کرتے تھے کہ کیا ہمارے بزرگ غلط تھے؟ قرآن فرماتا ہے کہ تمہارے بزرگ کیوں غلط نہیں ہو سکتے۔ صرف وہی غلط نہیں جس پر الہام نازل ہوتا ہے صرف وہی درست ہوتا ہے جس کو خدا روشنی عطا فرماتا ہے۔ اس میں اختلاف کی وجہ مجھے سمجھ نہیں آتی میں تو آپ کو یہ پیغام دیتا ہوں اور جماعت احمدیہ یہ پیغام دیتی ہے کہ ہمارے لئے سنت کافی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ سنت میں مذہب کی تکمیل ہو گئی۔ حُسنِ کامل میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ اس میں کمی ہو سکتی ہے اس لئے بعد کی رسموں نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے اسلام سے رفتہ رفتہ ہم دور اس لئے گئے ہیں کہ بعد میں جو رسمیں جاری کی گئیں خواہ نیک نیتی سے جاری کی گئی تھیں ہم ان کو خالی برتنوں کی طرح لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس لئے رسم و رواج سے باہر نکلیں۔ سنت کو قائم کریں۔ قرونِ اولیٰ کے اسلام کی طرف واپس جائیں۔ بیاہ شادی میں سادگی اختیار کریں۔ موت اور تدفین میں سادگی کریں۔ یہ سارے بوجھ آپ سے اُتر جائیں گے جو بلاوجہ پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ نماز جنازہ پڑھتے تھے اور دُعا کرتے تھے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کرتے تھے۔ ہم بھی یہی کرتے ہیں۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

(سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ فاتحہ خوانی تو ہے ہی دُعا) اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ دُعا کی خاطر سورۃ فاتحہ ہم بھی پڑھ لیتے ہیں لیکن میں تو رسم کے خلاف ہوں۔ جب کہیں تعزیت پر جاتے ہیں اور میں کئی دفعہ گیا ہوں۔ ایک آدمی ہاتھ اٹھاتا ہے، سارے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں یہ کوئی فاتحہ خوانی ہے؟ یہ غلط طریق ہے۔ فاتحہ کی دُعا معنی خیز ہے دُعا میں دل حرکت کرتا ہے تو دُعا قبول ہوتی ہے۔ دُعا کوئی رسم تو نہیں۔ فاتحہ کے معنی آنے چاہئیں۔ انسان سوچ سمجھ کر، اللہ تعالیٰ کی صفات میں ڈوب کر اس سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی التجا کرے۔ اس پہلو سے دُعا کے طور پر فاتحہ پڑھنا ہرگز منع نہیں لیکن یہ جو رسم بنی ہوئی ہے۔ کہ ضرور پڑھو اور دیکھا دیکھی پڑھو اور جب بھی کوئی آدمی جائے تو ایک آدمی ہاتھ اٹھائے سارے اٹھائیں۔ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔ اس کی اسلام میں کوئی سند نہیں یہ اسلام کے ساتھ تمسخر ہے۔ اس لئے ہم آپ سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ ہم سے ناراض ہونے کی بجائے آپ اپنی اصلاح کریں۔ آخر اس دین میں حرج کیا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً کر کے دکھایا تھا وہ ہمارے لئے کیوں کافی نہیں ہونا چاہیئے۔

س: تخلیق آدم کے متعلق ہم اسلام کے نظریے سے واقف نہیں۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ میں خلیفہ کا اشارہ انسان کی تخلیق کی طرف ہے یا پیغمبر کی بعثت کی طرف؟

ج: فرمایا۔ یہ بہت پیارا اور سلجھا ہوا سوال ہے۔ ماشاء اللہ۔ خود سوال میں اتنی روشنی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سوال کرنیوالے کو جواب کا بھی علم ہے ورنہ یہ اشارہ سے نہ ہوتے۔ بات یہ ہے کہ تخلیق آدم کا جو ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے وہ دو طرح سے ملتا ہے۔ ایک ہے انسان کی پیدائش اور دوسرا خلیفۃ اللہ کی تخلیق۔ جہاں خلیفۃ اللہ کا ذکر ہے وہاں جماعت احمدیہ کی تعبیر کی رُو سے اوّل مفہوم رسول کریم کی بعثت ہے کیونکہ حقیقی خلیفہ اور کامل خلیفہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے آپ ہی تھے۔ باقی سارے انبیاء آپ کے ظلی خلیفہ کی حیثیت رکھتے اور دوسرے نمبر پر پہلا آدم جس کو خدا نے نبوت کی خلعت بخشی وہ خلیفہ ہے کیونکہ خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو جو حکم سے اور حکم پر عمل کروائے۔ وہ انسان جو نبوت کے سمجھنے کے اہل نہ تھا جانوروں کی طرح اور نیم وحشیانہ زندگی بسر کر رہا تھا اُسے خلیفہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ اس لئے اُس کی پیدائش کے ذکر کے طور پر مختلف مراحل بیان فرمائے ہیں۔ جہاں تک ڈارون کا تعلق ہے، ڈارون اور نظریہ ارتقاء کو ملا دینے کے نتیجہ میں لوگ غلطی کر جاتے ہیں۔ ارتقاء سے کوئی دُنیا کا ہوشمند انسان انکار کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن ڈارون سے پوری طرح اتفاق بھی نہیں کرتا۔ قرآن کریم ارتقاء کے متعلق اتنی تفصیلی تعلیم دیتا ہے کہ انسان حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے ایک کتاب نازل ہو رہی ہے جبکہ انسانی اور حیوانی سائنس کا ایک اشارہ بھی موجود نہ تھا۔ اس تفصیل سے قرآن کریم نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ آج تک سائنسدان بھی جن باتوں تک نہیں پہنچے وہ ہم دکھا سکتے ہیں کہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ یہ ہونا ہے اور یہ ہو چکا ہے۔ اس لئے قرآن ارتقاء کے خلاف نہیں اور کوئی سائنسدان بھی ارتقاء کے خلاف نہیں۔ ڈارون کا نظریہ ارتقاء غلط ثابت ہو چکا ہے۔ یہ خیال کہ آدمی پہلے بندر بنا اور پھر انسان بنا، مدت ہوئی اس خیال کو لوگ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ارتقاء کے موجبات جو اس نے پیش کئے تھے وہ غلط ثابت ہو گئے۔ کچھ حصے اس کے درست ہیں۔ بہت سی باتیں جس پر مذہب کو اعتراض تھا، انہیں سائنسدان بھی رد کر چکے ہیں۔ اس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں۔ یہ عالمانہ سوال آپ نے کیا ہے اور اس کے متعلق میں اپنی ایک مجلس عرفان میں تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں۔ جو احمدی دوست آپ کے واقف ہیں وہ آپ کو انشاء اللہ اس کی کیسٹ مہیا کر دیں گے۔ اگر آپ کو دلچسپی ہو تو آپ (میرا جواب) خود سن سکتے ہیں۔

س: آپ جانتے ہیں کہ ہندو عورتیں اپنے خاوندوں کی بھلائی اور قرب کے لئے اپنی مانگ میں سیندور بھرتی ہیں۔ سیندور کی ایک فیکٹری میں ملازم شخص نے ڈرتے ڈرتے اپنے مالک سے پوچھا کہ جو کچھ سیندور کی ڈبیہ پر لکھا ہے کیا یہ سچ ہے؟ مالک نے معاملے کی نزاکت کو بھانپ لیا اور ہنس کر کہا کہ سیندور کا علم میرے پتاجی کو بھگوان نے سپنے میں دیا تھا۔ اس لئے میں تو انہی کا شروع کیا ہوا کام چلا رہا ہوں۔

اس تمہید کے بعد سائل نے دریافت کیا کہ کیا آپ یہ گوارا کریں گے کہ مرزا صاحب واقعی نبی تھے یا انہیں بھی نبی ہونے کا سپنا ہی آیا تھا اور کیا آپ کا ضمیر اس معاملے میں مطمئن ہے کہ آپ جو کام مرزا غلام احمد (صاحب) کا شروع کیا ہوا کر رہے ہیں، وہ درست ہے؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ سوال کرنے والے دوست نے بڑے لمبے سیندور کے واسطے سے بات پوچھی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تقویٰ اختیار کرو۔ سیدھی بات کیا کرو۔ کیونکہ سیدھی بات سے اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔ سیدھا سوال یہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اگر میں نبی سمجھتا ہوں تو کیا واقعی سمجھتا ہوں اور اگر سمجھتا ہوں تو کن معنوں میں سمجھتا ہوں اور جو کام میں کر رہا ہوں کیا مجھے یقین ہے کہ یہ درست ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو بالکل انہی معنوں میں نبی سمجھتا ہوں جن معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے لئے لفظ نبی اللہ کا استعمال فرمایا۔ میرا جواب غور سے سن لیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کو بعینہ ان معنوں میں نبی سمجھتا ہوں جن معنوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جن پر آیت خاتم النبیین نازل ہوئی تھی آنے والے مسیح کے متعلق (گذرے ہوئے مسیح کے متعلق نہیں) لفظ نبی اللہ استعمال فرمایا اور مسلم کی حدیث میں چار دفعہ آپ نے نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور مسلم کی حدیث میں چار مرتبہ آپ نے نبی اللہ فرمایا ہے۔ میں ان معنوں میں آپ کو نبی سمجھتا ہوں جن معنوں میں امام مہدی کا مفہوم قرآن کریم میں ملتا ہے اور جن معنوں میں امام مہدی کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ امام مہدی کا مقام اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی کا نہیں تھا تو حضرت مرزا صاحب کا بھی وہ ہرگز مقام نہیں تھا لیکن اگر حضرت امام مہدی کا مقام اُمتی نبی کا مقام ہے، اگر مسیح محمدی کا مقام اُمتی نبی کا مقام ہے تو حضرت مرزا صاحب کا مقام بھی اُمتی نبی کا تھا۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک شخص مسیح ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ سچا ہو اپنے دعوے میں اور کہے کہ میں مسیح تو ہوں لیکن نبی نہیں۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ مسلم کی حدیث اس پر مخالفانہ گواہی دے گی کہ اے دعویٰ کرنیوالے! تو مسیح کیسے ہو گیا؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر آیت خاتم النبیین نازل ہوئی وہ تو مسیح کے سچا ہونے کی یہ علامت بتا رہے ہیں کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔ اگر تو وہ مسیح ہے جو نبی اللہ نہیں تو جاؤ جھوٹے! ہمیں تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اگر کوئی شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اور ساتھ یہ بھی دعویٰ کرے کہ مجھے خدا نے بذریعہ وحی امام نہیں بنایا

چنانچہ خود بن گیا ہوں تو آپ کو اس کے دعوے کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اپنے دل میں سوچیں اور محض بات بنانے کی خاطر احمدیت پر اعتراض نہ کریں۔ پہلے اپنے عقیدہ سے کو ٹھیک کرلیں۔ آپ کے نزدیک امام مہدی کا کیا مقام ہے؟ میں جانتا ہوں۔ اور اگر دلوں کو ٹٹولیں گے اور اپنے علماء سے پوچھیں گے تو اس کے نتیجے سوا آپ اور کوئی نتیجہ نکال ہی نہیں سکتے کہ امام مہدی اُمتی نبی کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس میں دو شرطیں پائی جاتی ہیں جو ہر نبی کا لازمہ ہے اور جو نبی سے باہر مل ہی نہیں سکتیں اور آپ کا ایمان ہے کہ امام مہدی میں دو شرطیں پائی جاتی ہیں۔ نبی کی کیا شرط ہے؟ اللہ اُس کو کھڑا کرے اور اپنی وحی سے اس کو دنیا کا امام بنا دے۔ یہ پہلی شرط ہے دوسری شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے انکار کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ یہ دو شرطیں نبوت کے اندر قدر مشترک ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں بتاتا تو سوچ لیجئے کہ امام مہدی ان دونوں شرطوں میں سے کسی کے بغیر ہوگا۔ کیا امام مہدی اپنے خیال سے کھڑا ہو جائے گا؟ کیا اُس کا انتخاب قوم کرے گی؟ کیا خدا اس کو مقرر کرے گا یا نہیں؟ اگر اس کو دینی امامت عطا ہو اور مہدی نے اس کو مقرر فرما دیا تو اگلا سوال خود ہی حل ہو جاتا ہے کیونکہ جس کو خدا کھڑا کرے وہ خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، کسی بندے کو اس کے انکار کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ اور ساری اُمت کے علماء آج بھی اس بات پر متفق ہیں آپ کسی عالم سے جا کر پوچھ لیں۔ وہ آپ کو بتائے گا کہ امام مہدی کے لئے یہ دو شرطیں ضروری ہیں۔ خدا اس کو بنائے گا ورنہ بندے کے بنائے ہوئے پر کوئی تھوکتا بھی نہیں۔ خدا بنائے گا اور اُس کی بیعت کرنا اور اسے قبول کرنا ضروری ہوگا۔ اگر کوئی عالم نہ مانے تو اُس کو یہ حدیث دکھا دیں جس میں آنحضرت صلعم کا حکم ہے کہ جب امام مہدی نازل ہوگا برف کے پہاڑوں پر سے (گھٹنوں کے بل) بھی گزر کر جانا پڑے تو اُس تک پہنچو اور اور ایک ارشاد ہے کہ اُس کی بیعت کرو اور اُس کو میرا سلام پہنچاؤ۔ اب آپ یہ بتائیں کہ امام مہدی پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے اور آپ سب کا دل اس پر گواہی دے رہا ہے کہ ضروری ہے تو بتائیے کیا قرآن کریم میں نبیوں کے سوا کسی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے؟ اللہ، ملائکہ، کتب، یوم آخر اور انبیاء۔ ان کے سوا کسی [illegible] پر ایمان لانا ضروری قرار ہی نہیں دیا گیا۔ امام مہدی پر ایمان لانے کی ضرورت پر تمام علماء متفق ہیں .... تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے عقیدہ کو ٹٹولیں کہ امام مہدی کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ عقیدہ کے لحاظ سے آپ اس میں نبوت مان رہے ہیں یا نہیں؟ شریعت کے لحاظ سے نہیں۔ وہ ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ سو فیصدی شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور غلام اور سو فیصدی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا تابع اور غلام۔ یہ شرطیں آپ کے اور ہمارے دونوں کے عقیدے میں مشترک اور یکساں ہیں۔ اس میں اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن امام مہدی کے متعلق جو جز آپ نے قائم کئے ہوئے ہیں، اجزائے نبوت ہیں۔ اس کا مزید ثبوت اگر آپ نے دیکھنا ہے تو میں نے عرض کیا تھا کہ قرآن کریم میں لفظ امام مہدی کی اصطلاح موجود ہے اور جو اہل قرآن کہتے ہیں کہ یہ اصطلاح بعد کی بنائی ہوئی ہے ہم نہیں مانتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ اُن کے لئے یہ [illegible] جواب ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے، انبیاء کا ذکر کرکے ایک جگہ نہیں بلکہ ایک جگہ سے زائد۔ انبیاء کے نام لے کر قرآن کریم فرماتا ہے وجعلناهم أئمة يهدون بأمرنا (الانبیاء ۷۴) یہ وہ سارے لوگ ہیں ابراہیمؑ، نوحؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ۔ ان کے متعلق دو چیزیں ہم نے کہیں، جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً۔ ائمہ امام کی جمع ہے۔ جس طرح ائمہ کرام کہتے ہیں۔ خدا نے ایک وضاحت یہ کی کہ نبیوں کو ہم امام بناتے ہیں۔ دوسری وضاحت یہ کی کہ يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا۔ وہ اپنی طرف سے ہدایت نہیں دیتے، ہماری طرف سے ہدایت پاتے ہیں اور پھر ہدایت دیتے ہیں۔ جو ہدایت دے اُسے ہادی کہتے ہیں یہ لفظ فاعل ہے اور جو پہلے کسی سے ہدایت پائے۔ پھر جاری کرے اس کو اسم مفعول کہتے ہیں اور اُسے مہدی کہتے ہیں۔ تو قرآن کریم نے نبیوں کی یہ تعریف فرمائی کہ جتنے انبیاء ہیں ان میں دو شرطیں پائی جاتی تھیں۔ ایک تو ہم نے انہیں امام بنایا تھا دوسروں نے نہیں چُنا تھا اس لئے وہ بادی نہیں تھے، مہدی تھے ہم سے ہدایت پا کر پھر لوگوں کو بتاتے تھے یعنی ہماری ہدایت کے بغیر نہیں چلتے تھے۔ یہ قرآنی اصطلاح ہے اور ایک جگہ نہیں تین جگہ یہ آیت مختلف معنوں میں نازل ہوئی اور ہمیشہ نبیوں کے متعلق آئی۔

فرمایا۔ پس مسئلہ حل کرنا چاہئیے فساد کو بے وجہ لمبا نہیں کرنا چاہئیے۔ اس بات پر ہم خدا تعالیٰ کے ہر مقدس نام کی قسم کھا کر یہ بیان دینے کے لئے تیار ہیں کہ حضرت امام مہدی کا جو مقام ہے اُس سے ایک سوئی کے برابر اونچا نہیں سمجھتے۔ یہ بحث ہم سے کریں کہ امام مہدی کا مقام کیا ہوگا۔ ہمارے امام مہدی کا نہیں آپ کے امام مہدی کا مقام کیا ہوگا؟ اگر آپ تقویٰ سے کام لیں۔ تو اس کے سوا نتیجہ ہی نہیں نکلتا کہ وہ اُمتی نبی ہوگا، امام ہوگا۔ اُسے اللہ امام بنائے گا اور اُس کے انکار کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مرتبہ: (ثریا غازی صاحبہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۴

بقیہ صفحہ ۴

لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دونوں جگہ لیا جائے گا۔ یہاں بھی لیا جائے اور وہاں بھی لیا جائے گا۔ اور بالآخر لازماً مومنوں کے سینے ٹھنڈے ہوں گے اور وہ ہمیشہ ٹھنڈے رہیں گے۔ تمہارے دل میں جو آگ جل رہی ہے بے شک جلتی رہے۔ تم تو بار بار آگ جلانے کی کوشش کرتے ہو اور بار بار قرآن کریم کی آیت تم پر ثابت ہوتی چلی جا رہی ہے اور تم اقرار کرتے پر مجبور ہوتے چلے جا رہے ہو۔ تم سمجھتے تھے کہ اس آگ کے نتیجے میں وہ دشمن جسے تم دشمن سمجھتے ہو جل جائے گا اور تمہیں تسکین نصیب ہوگی، وہ نہیں ہو سکی۔ جتنی کوششیں جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کر چکے ہیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ بات نہیں بن سکی۔ فرمایا۔ یہ جو بار بار اُن کے دل میں آگ لگتی ہے اور یہ جو بار بار اس آگ کو بجھا کر اس کی تسکین چاہتے ہیں یہ کبھی بھی اُن کے مقدر میں نہیں۔

> **خدا کی قسم ہم دونوں جہانوں میں کامیاب رہیں گے**

فرمایا۔ اس مسئلے پر وہ آیت کریمہ جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھی روشنی ڈالتی ہے کہ یہ لوگ خدا کے بندوں کو ایک دکھ دیتے ہیں اور جب وہ بندے اس دکھ کے عادی بن جاتے ہیں تو ان کے اندر ایک اور آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ جس طرح بندر اپنے زخم کھرچتا ہے اور وہ کبھی مندمل نہیں ہوتے اُن کے انتقام کا جذبہ مندمل نہیں ہوتا اور یہ پھر اپنے انتقام کے زخم کھرچتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر دوبارہ ایسی سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ دوبارہ مومن کو تکلیف ہو۔ اگر خدا واقعی عدل ہے اور وہ مجرم کو کیفر کردار تک پہنچاتا ہے تو ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی نقشہ ہی نہیں بنتا کہ اس دنیا میں تم میرے پیاروں کے خلاف یہ سلوک کیا کرتے تھے میرے پیاروں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تم سے وہ سلوک کروں۔ پس تم تو اس دنیا میں بھی ہارے ہوئے اور اُس دنیا میں بھی ہارے ہوئے ہو اور خدا کی قسم ہم اس دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اُس دنیا میں بھی کامیاب رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سیرۃ النبیؐ سیریز نمبر ۱
صلح حدیبیہ میں شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے

سیرۃ النبیؐ سیریز کا پہلا شمارہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے جو مجالس انصار اللہ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ زعماء کرام سے گزارش ہے کہ جملہ احباب جماعت تک اس رسالہ کو پہنچانے کی بھرپور کوشش فرمائیں —— ۱۲ رسالوں پر مشتمل پورے سیٹ کی قیمت مع ڈاک خرچ ۱۵/- روپے اور ایک رسالے کی قیمت ۱/۲۵ روپیہ مقرر کی گئی ہے

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اسلام زندہ باد!

اقوام متحدہ کا سال ۱۹۸۷ء!!

از محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اسلام ایک کامل عالمگیر اور زندہ مذہب ہے اس کی تعلیمات، زندگی کے ہر شعبہ روحانی، اخلاقی اقتصادی، تمدنی اور معاشرتی میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قرآن مجید نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے جو اصول بیان فرمائے تھے اور جن کو عملی جامہ پہنا کر بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا آج کے ترقی یافتہ زمانہ میں دنیا کے دانشور اور مدبرین حالات سے مجبور ہو رہے ہیں کہ وہ دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے اور اپنی سیاسی، اقتصادی، تمدنی اور معاشرتی مشکلات کو حل کرنے کے لئے اسلام کے انہی بیان کردہ اصولوں کو اپنائیں۔ خواہ کسی نام اور سبیل سے ہو اور اُن کا یہ طرز عمل اسلام کے زندہ اور عالمگیر ہونے کا بین ثبوت ہے۔

آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب

مثلاً آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کے بارہ میں اسلام نے بیان فرمایا تھا کہ (۱) لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ ع ۳۴) فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (سورۃ الکہف رکوع ۴) یعنی ہر شخص آزاد ہے کہ وہ کسی مذہب کے بیان کردہ تعلیمات کو مانے یا نہ مانے اور کسی شخص کو بھی مذہبی معاملات میں جبر و اکراہ کی اجازت نہیں۔ ہاں تبلیغ کی ہر شخص کو آزادی ہے۔

مساواتِ انسانی

اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس میں رنگ و نسل کے امتیاز سے بالا ہو کر وحدت انسانی اور مساواتِ انسانی کا نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جیسا کہ آیت قرآنی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات رکوع ۲) کہ تمام لوگ ایک مرد عورت سے پیدا ہوئے ہیں اور پھر جیسے کہ قبائل اور گروہوں میں بٹ گئے اُن کے نام محض تعارف اور شناخت کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اسی طرح حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اعلان فرمایا کہ تمام مخلوقات ایک باپ کی اولاد ہے کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اصل معیار فضیلت تقویٰ ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث نبویؐ میں آیا ہے۔

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

یعنی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے خاندان کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا منشور

ہمیں خوشی ہے کہ اب دنیا کے دانشوروں مدبرین نے بڑے غور و خوض کے بعد دنیا میں امن و صلح قائم کرنے کے لئے جو اصول منظور کئے اُن کی بنیاد مساوات انسانی، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب پر ہی رکھی جس کو اسلام نے چودہ سو برس پہلے بیان کیا تھا۔ اور اقوام متحدہ نے اس منشور کا نام حقوق انسانی کا منشور (HUMAN RIGHTS - DICLARATION) رکھا جو ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پاس کیا گیا۔ اسکی دفعہ ۱، ۲ اور ۱۸ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ان میں اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی ہی جھلک نظر آئے گی۔

اقوام متحدہ اور سال ۱۹۸۷ء

امسال اقوام متحدہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ سال ۱۹۸۷ء میں بے گھر اور بے پناہ لوگوں کے لئے گھر اور پناہ گاہیں بنائی جائیں تاکہ ان غریبوں کے لئے سردی اور گرمی کی آفتوں سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ ہو۔ خدا کرے کہ دنیا کے سب ملک اور اُن کی حکومتیں اقوام متحدہ کے ادارے کی تحریک کو کامیاب بنانے کی سعی کریں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے اب یہ تحریک ہوئی ہے۔ مگر جو قدم بہت پہلے اُٹھایا جانا چاہیئے تھا اُس کے لئے بہت تاخیر سے توجہ اور تحریک ہوئی ہے۔ اس لئے کہ حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے عرب کے صحرا میں حقوق انسانی کی [illegible] دالی تھی اُس میں پہلا انسانی حق یہ قرار دیا تھا کہ ہر شخص کے لئے اس کی رہائش اور بود و باش کے لئے گھر ہونا چاہیئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ سِوٰی فِیْ ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَّسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ (ترمذی ابواب الزھد)

یعنی ہر ایک انسان کا حق ہے کہ اُس کا اپنا گھر ہو جس میں وہ رہے اور اُس کے تن بدن ڈھانپنے کے لئے لباس مہیا ہو زندہ رہنے کے لئے روٹی اور پانی کا انتظام ہو۔ پس ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کے لئے اِن حقوق انسانی کو مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ الحمد للہ آج اقوام متحدہ کو بھی انسان کے اس بنیادی حق کہ اُس کے لئے کوئی مکان اور پناہ گاہ ہو کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور سن ۱۹۸۷ء کو اِس بنیادی حق کا سال قرار دیا ہے۔

جہاں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی یہ تحریک کامیاب ہو وہاں ہر دل کی گہرائیوں سے ہماری زبانوں پر "اسلام زندہ باد" حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد" کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ کہ کس طرح اسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے انسان کے ان بنیادی حقوق کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کی ادائیگی کی کامیاب کوشش کی کہ اب دنیا کی متمدن اقوام بھی ان بنیادی حقوق کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بقیہ صفحہ ۱۲

میں حیرت انگیز تبدیلی کی ضرورت ہے۔

حضور کا یہ روح پرور خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور نے عہد دہرایا۔ ازاں بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر جرمن زبان میں بھی عہد دہرایا گیا۔ آخر میں حضور اقدس نے دعا کروائی۔ اور اس طرح خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

خدام کی روانگی

خدام اپنے ایمانوں میں ایک نئی تازگی اور ولولہ لے کر اور روحانی برکات سمیٹ کر خدا تعالیٰ کا حمد کے ترانے گاتے ہوئے واپس روانہ ہو گئے۔ مکرم مشنری انچارج صاحب مغربی جرمنی نے بسوں کے قافلوں کو الوداع کہتے ہوئے خدام پر زور دیا کہ وہ خدا کے فضل سے ایک نئی روح لے کر یہاں سے جا رہے ہیں اور جاتے ہی حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کے لئے تن من دھن ایک کر دیں۔ اور اسلام کی فتح کے لئے حضرت امیر المؤمنین کی خواہش کے مطابق اپنے دلوں کو بدل کر رکھ دیں۔ بہت سے خدام جلسہ عرفان کے پروگرام کے باعث ناصر باغ ہی میں ٹھہر گئے اور پھر اگلے روز یہاں سے روانہ ہوئے۔

دوران اجتماع حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ۔ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ۔ لئیق احمد منیر صاحب حامد کریم صاحب اور بشارت محمود صاحب مبلغین سلسلہ نے صدارت اور منصفین کے فرائض انجام دیئے۔

سائیکل سواران

اجتماع کے موقعہ پر جلسہ NIERESHAUSEN مغربی جرمنی کے تین خدام ۲۶۰ کلو میٹر کا فاصلہ تقریباً ۱۷ گھنٹے میں طے کر کے اور جلسہ HOFBIEBER کے دو خدام ۱۶۰ کلو میٹر کا فاصلہ ۱۲ گھنٹے میں طے کر کے ناصر باغ پہنچے

اطفال کا اجتماع

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں اطفال کی کل تعداد ۸۰ تھی اس میں دو اطفال ہالینڈ سے تین سوئٹزرلینڈ اور ۱۹ اطفال انگلستان سے شامل ہوئے۔ اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ آخری روز اختتامی اجلاس میں مبلغ سلسلہ لئیق احمد صاحب منیر نے اپنی تقریر میں بچوں کو بڑے بوڑھے بڑوں کا ادب کرنے اور یورپ کے ماحول سے اپنے آپ کو بچانے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے میں اپنا وقت صرف کریں۔ بعد میں آپ نے دوم اور سوم انعام حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

بدر کی توسیع اشاعت
ہر احمدی کا فرض ہے
(مینیجر بدر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی ذی شان شخصیت

از مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد حال مقیم ٹینیسی امریکہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو حضرت مصلح موعودؓ کے وصال پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو اپنا تیسرا خلیفہ منتخب کرنے کی توفیق بخشی۔ اس انتخاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "إنا نبشرك بغلام" پورا ہوا۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود کو انوار الٰہی سے ایسا منور کیا کہ جن اوصاف حمیدہ سے آپ کی شخصیت پہلے سے مزین تھی وہ تمام مخفی اوصاف چمک اٹھے۔ کردار کی بلند پروازی۔ علوم الٰہیہ میں وسعت اور بے شمار عظیم کارناموں کی ادائیگی وغیرہ سے آپ کا وجود ایک ذی شان شخصیت کا حامل بن گیا۔ الحمدللہ۔

یؤتیہ من یشاء

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کا مسند خلافت پر متمکن ہونا حرف حرف اس امر کو ثابت کر دیا کہ خلیفہ کا انتخاب گو جماعت کرتی ہے مگر درحقیقت یہ خود اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کریمانہ کے تصرف سے ہی فرشتے مومنین کے دلوں کو ایک خاص سمت کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ اور انتخاب کا فیصلہ بالآخر اسی اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ وجود کے حق میں ہو جاتا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے وصال سے جماعت میں ایک زبردست خلا پیدا ہو چکا تھا جس کو پُر کرنا بظاہر مشکل نظر آتا تھا مگر یہ انتخاب خلافت ثالثہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ آیت استخلاف کی رو سے قدرت کا ایک عظیم مظاہرہ تھا کہ جماعت کو کسی قسم کا دھچکا نہ لگا بلکہ اس کے برعکس اطمینان و سکون کی ہمہ گیر روح پیدا ہو گئی اور تائید الٰہی نے جماعت کو از سر نو شاہراہ ترقی پر گامزن کر دیا۔ الحمدللہ۔

یہ ایک سنت الٰہی قدیمہ ہے کہ خدائی جماعتوں میں جب بھی اس قسم کے نازک دور آتے ہیں تو خدا تعالیٰ خود اپنی ہستی کا ثبوت دکھاتا ہے اس طرح کہ مومنین میں ایک زندہ ایمان نئے ولولے پیدا کر دیتا ہے حضرت مصلح موعودؓ کے وصال پر صورت حال یہ تھی کہ بہتوں کے تو یہ ذہن فکر و غم سے ڈوبنے لگ گئے تھے کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا۔ کیا وہ جماعت جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا وہ اب بے سہارا رہ جائے گی اس کا امام اس کی روح رواں تو جاتے رہے۔ ایسی ہی اضطراب کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا جمال اپنی قدرت سے بھرپور جلوے دکھاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حی و قیوم کی صفات حسنہ حرکت میں آجاتی ہیں۔ اور ایسے بے سہارا دلگیر بندوں کے گرتے ہوئے دلوں کو تھام کر اپنے وجود کا کرشمہ دکھلاتی ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ خلعت خلافت عطا فرمائے لوگ بشاشت قلبی سے اس خلیفہ کے ہاتھ پر جوق در جوق بیعت کرنے لگ جاتے ہیں بے چینی امن سے بدل جاتی ہے۔ اضطراب کی جگہ سکون دلوں میں داخل ہو جاتا ہے اور خدائی قافلہ رواں دواں اپنی منزل مقصود کی طرف پھر سے گامزن ہو جاتا ہے۔ انتخاب خلافت کے بعد دنیا الٰہی ظہور کا نظارہ دیکھتی ہے۔ انتخاب خلافت کا نظام ہی خدائی سلسلہ کو بقیہ تمام دنیاوی اور سیاسی نظاموں سے ممیز و ممتاز کر دیتا ہے۔

انتخاب کے بعد الٰہی تقدیر اپنے فرشتوں کے ذریعہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے ہر کام میں غیر معمولی برکت ڈالتی چلی گئی آپ کی دعاؤں کو حیرت انگیز طور پر قبولیت کا جامہ پہنا دیا۔ آپ کے جذبۂ خدمت خلق میں ایک ایسی مشفقانہ روح پیدا کر دی کہ بغیر کسی مذہبی و نسلی امتیاز کے ہر شخص پر اس کا فیضان نمودار ہونے لگا خلعت خلافت پہنا کر اللہ تعالیٰ نے آپ کا تمام مخفی حسن سیرت عیاں کر دیا آپ کے قلب پر آسمانی فرشتوں نے علم اور عرفان کا ایک سمندر بہا دیا جو ہزاروں لوگوں کو قرب الٰہی اور معرفت الٰہی کے جام سے لبریز کر گیا اور یوں ان کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وجود خدا نما وجود بن گیا ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایک پُر عزم اور پُر حوصلہ انسان تھے۔ بین الاقوامی سطح پر مخالفت کے باوجود سنگین ترین ابتلاؤں کے اس دور میں جن میں سے جماعت احمدیہ کو ۱۹۷۴ء میں سے گزرنا پڑا کوئی بھی دل شکن واقعہ آپ کے پُرنور چہرہ سے حسین مسکراہٹ کو نہ چھین سکا۔ اکثر دیکھا گیا کہ مصیبت زدگان اشکبار آنکھیں لے کر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے اور مسکراتے ہوئے چہروں سے ایک نیا جذبہ لے کر واپس لوٹتے تھے۔ گزشتہ قربانیوں پر الحمدللہ کا ورد کرتے تھے اور نئی قربانیوں کے عزم باندھتے تھے۔ محترم، پُرشفقت اور مقناطیسی کشش کی بدولت دنیا میں ایک زبردست روحانی انقلاب پیدا ہوا جس کے نتیجہ میں بے شمار سعید روحیں جوق در جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے لگیں۔ یہ حقائق آپ کے سفر افریقہ یورپ، انگلستان اور امریکہ وغیرہ کے واقعات سے بکثرت واضح ہیں۔

آپ کے دیگر بے شمار کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ وہ ہے جو آپ نے بحیثیت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج سرانجام دیا یہ آپ ہی کی توجہ اور دانشمندانہ جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ یہ کالج صوبہ بھر میں نتیجہ امتحانات، اخلاقی معیار اور سپورٹس وغیرہ کے اعتبار سے امتیازی مقام پر آگیا۔ الحمدللہ جزاک اللہ

آپ کی شخصیت کا مزید جوہر ان فرائض کی ادائیگی سے ظاہر ہوتا ہے جو آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی طویل علالت کے ایام میں سرانجام دیئے۔ یہ حقیقت محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہوتی ہے۔

"حضرت مصلح موعودؓ کی طویل علالت کئی الٰہی مصلحتیں لئے ہوئے تھی ایک نہایت پُرشوکت بابرکت اور الٰہی وعدوں سے معمور پچاس سالہ سے زائد کا دور اپنے اختتام کو جا رہا تھا اور آنے والی قیادت کو تیار کرتے ہوئے اُس کے لئے راستہ صاف کر رہا تھا...... اور جس نے مخالفتوں کے طوفانوں میں سے اپنا راستہ صاف کرتے ہوئے جماعت کو ایک مضبوط چٹان کی طرح بین الاقوامی حیثیت میں لا کھڑا کیا۔ ایسی عظیم الشان خلافت کی جانشینی کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے حضرت بھائی جان کو توفیق بخشی کہ جماعت کی قیادت کے فرائض اس طور پر انجام دیئے کہ جماعت ترقی کرتی چلی گئی تعداد میں غیر ممالک میں پھیلاؤ میں۔ مالی قربانی میں اشاعت قرآن کریم میں تعلیمی ترقی میں اس نے ہر طرح اپنا قدم آگے بڑھایا"

(تشحیذ ناصر نمبر ماہنامہ خالد صفحہ ۱۲۸)

جماعت احمدیہ کی یہ گوناگوں ترقیات حاسدوں کے سینوں میں کانٹے بن کر کھٹکنے لگیں۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کو کانٹوں پر گھسیٹنے کے نت نئے منصوبے تراشے۔ ہر طرح کا ظلم و ستم روا رکھا جب عوام پر ان کا داؤ نہ چل سکا تو جماعت کو سیاسی ہتھکنڈوں میں جکڑنا چاہا اور ایک باقاعدہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت یہ فیصلہ کیا کہ اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے اور جماعت احمدیہ کے امام کو اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے مدعو کیا جائے۔ اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں "انہی سنہری کارناموں میں ۱۹۷۴ء کے واقعات ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ جماعت اس کٹھن امتحان اور ابتلا میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قیادت میں پوری شان سے سرخرو نکلی"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جامع شخصیت کا ہر پہلو ایک طویل مضمون کا متقاضی ہے اللہ تعالیٰ حضور کو ان جلیل القدر خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے جو آپ نے اپنے بابرکت عہد خلافت میں انجام دیں اور جنت الفردوس میں آپ کو بلند ترین مقام عطا فرمائے آمین۔ اللّٰھم آمین

درخواست ہائے دعا

○ - مکرم محمد مجتبیٰ خان صاحب ابن مکرم غلام مرتضیٰ خان صاحب موتی گنج ضلع بالاسور (اڑیسہ) اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ○ - مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گرملا رانچی (بہار) مختلف مدات میں پندرہ روپے ارسال کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ سلمہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ - مکرم میر مبشر احمد صاحب ظاہر ربوہ اپنے بہنوئی مکرم محمد عبد الکریم غازی صاحب آف کوئٹہ کی آنکھ کے اپریشن کی کامیابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے دینی امتحان میں سال ۱۹۸۶ء کے لئے کتاب "عقائد احمدیت" نصاب کے طور پر رکھی گئی تھی۔ اس امتحان میں جن احباب و مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعتِ احمدیہ کیرنگ

نام	نمبر حاصل کردہ
کرم شیخ لقمان صاحب	۵۰/۱۰۰
؍؍ شیخ حلیم الدین صاحب	۳۶
؍؍ شیخ عبداللطیف صاحب	۴۶
؍؍ لیاقت علی خان صاحب	۶۱
؍؍ شیخ مامون صاحب	۵۹
؍؍ یاسین خان صاحب	۵۹
؍؍ ریاض احمد خان صاحب	۶۳
؍؍ سجاد علی خان صاحب	۶۷
؍؍ سرور خان صاحب	۷۴
؍؍ مشتاق احمد صاحب	۶۱
؍؍ شیخ عبدالمنعیم صاحب	۶۳
؍؍ شیخ حفیظ محمد صاحب	۷۴
؍؍ شیخ اکبر صاحب	۶۵
؍؍ شیخ عبدالرحمٰن صاحب	۶۵
؍؍ مبرور حسین صاحب	۶۳
؍؍ بدر الرحمان صاحب	۶۶
؍؍ امجد خان صاحب	۵۲
؍؍ نجیب الحق خان صاحب	۵۷
؍؍ خلق الرحمٰن صاحب	۵۱
؍؍ لقاء الرحمٰن صاحب	۵۳
؍؍ انور خان صاحب	۵۲
؍؍ عطاء الرحمٰن صاحب	۵۶
؍؍ محمد نصیر الدین صاحب	۴۱
؍؍ ظفر اللہ خان صاحب	۶۶
؍؍ شیخ تہجم صاحب	۶۳
؍؍ شیخ حلیم الدین صاحب	۷۰

جماعت احمدیہ جمشید پور

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ سیدہ محصنہ خاتون صاحبہ	۶۵
؍؍ امۃ العزیز فضل صاحبہ دوئم	۷۸
؍؍ یاسمین قادری صاحبہ	۷۰
؍؍ کنیزہ فاطمہ صاحبہ	۷۰

جماعت احمدیہ کٹک

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب اوّل	۸۰
؍؍ سید منور الدین صاحب	۵۷
؍؍ خالد احمد صاحب	۶۲

جماعت احمدیہ مدراس

نام	نمبر حاصل کردہ
کرم نعیم احمد صاحب	۶۳/۱۰۰
؍؍ جمال منور ابراہیم صاحب	۵۹
؍؍ شیراز احمد صاحب	۵۵
؍؍ ایچ طاہر احمد صاحب	۵۴
؍؍ جمال نصیر الدین صاحب	۴۸
؍؍ ایم ایچ عبدالمالک صاحب	۳۷
؍؍ ایچ بشیر احمد صاحب	۳۳
؍؍ منیر احمد صاحب	۵۶
؍؍ سی ایچ شرف الدین صاحب	۴۶

جماعت احمدیہ سکندر آباد

نام	نمبر حاصل کردہ
کرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سوئم	۷۵
کرمہ عضیہ رفیق صاحبہ	۶۴
کرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب	۵۵
؍؍ سلطان محمد الٰہ دین صاحب	۵۳
؍؍ یوسف احمد الٰہ دین صاحب	۵۰

جماعت احمدیہ سملیہ (رانچی)

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ کشور تبسم صاحبہ	۶۰
؍؍ قدوسیہ بیگم صاحبہ	۵۵
مکرم معین الحق صاحب	۵۰
؍؍ قدوس احمد صاحب	۵۷
؍؍ حذر الاسلام صاحب	۶۳

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ سیدہ امۃ الباسط عمر صاحبہ	۴۸
؍؍ سیدہ امۃ الشکور عمر صاحبہ	۶۴
؍؍ امۃ العزیز راشدہ عمر صاحبہ	۶۱
؍؍ سیدہ امۃ الاعلیٰ عمر صاحبہ	۵۳
مکرم سید سہیل احمد طاہر صاحب	۵۵
؍؍ سید بستان احمد صاحب	۶۶

جماعت احمدیہ گنجیرگہ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم محمد عبدالرشید صاحب	۷۲
؍؍ غلام ناظم الدین صاحب	۶۴
؍؍ قریشی عبدالحکیم صاحب ایم اے	۶۵
؍؍ محمد امان اللہ صاحب	۶۴

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم غلام نعیم الدین صاحب	۵۷/۱۰۰

جماعت احمدیہ حیدر آباد

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم سید ابرار احمد صاحب	۶۳
؍؍ رشید احمد صاحب (آڈٹ)	۴۶
؍؍ احمد عبدالستار صاحب	۴۴

جماعت احمدیہ اٹارسی

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم انور حسین صاحب	۵۱
؍؍ عبدالباری صاحب	۴۵
؍؍ ابرار حسین صاحب	۳۴
؍؍ مفضل حسن احمدی صاحب	۵۶
؍؍ محمد فہیم صاحب	۶۰

جماعت احمدیہ قادیان

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم فاروق احمد صاحب چک	۵۸
؍؍ محمد اسمٰعیل صاحب طاہر	۵۲
؍؍ عطاء اللہ صاحب	۵۰
؍؍ جاوید احمد صاحب ناصر	۵۳
؍؍ محمد ابراہیم شاد صاحب	۵۶
؍؍ نثار احمد صاحب معلم وقف جدید	۵۵
؍؍ محمد دین صاحب بورڈر	۴۰
؍؍ سی جی جمال الدین صاحب	۵۰
؍؍ منور احمد صاحب طاہر	۴۹
؍؍ منیر احمد انور صاحب	۵۰
؍؍ عبدالرحمٰن خالد صاحب	۵۳
؍؍ ممتاز احمد ناصر صاحب	۵۰
؍؍ عبدالمالک صاحب	۵۶
؍؍ فضل عمر صاحب	۶۰
؍؍ خالد محمود صاحب	۵۵
؍؍ نور الدین انور صاحب	۶۵
؍؍ عرفان احمد صاحب سوئم	۷۵
؍؍ سید مفضل باری صاحب	۵۵
؍؍ سید کلیم الدین صاحب	۶۴
؍؍ عبدالظہیر صاحب	۴۵
؍؍ سفیر احمد شمیم صاحب	۵۵
؍؍ مظفر احمد ناصر صاحب	۵۸
؍؍ مظفر احمد دلی صاحب	۴۸
؍؍ مسعود احمد راشد صاحب	۵۶

نام	نمبر حاصل کردہ
کرم محمد لقمان احمد صاحب دہلوی	۵۰/۱۰۰
؍؍ منور احمد صاحب مبشر	۵۵
؍؍ نسیم احمد طاہر صاحب	۶۰
؍؍ پی عبدالناصر صاحب	[illegible]
؍؍ منور احمد صاحب بورڈر	۵۵
؍؍ شیخ وسیم احمد صاحب	۵۲
؍؍ عصمت علی خان صاحب	۴۸
؍؍ نسیم احمد صاحب	۴۵
؍؍ سید طفیل احمد صاحب	۵۵
؍؍ شیخ محمود احمد صاحب	۵۳
؍؍ حفیظ احمد صاحب	۵۳
؍؍ شیخ کلیم الدین صاحب	۵۶
؍؍ زاہد مشرف صاحب	۴۷
؍؍ مبارک احمد تقوی صاحب	۵۷
؍؍ شیخ ہارون رشید صاحب	۵۲
؍؍ کمال الدین خان صاحب	۵۰
؍؍ ایم پی موسیٰ صاحب	۵۰
؍؍ رفیق احمد صاحب مدراسی	۵۶
؍؍ سی کے محمد صاحب	۵۳
؍؍ ایوب علی خان صاحب	۵۹
؍؍ مقصود احمد صاحب کیٹی	۵۲
؍؍ مزمل احمد صاحب	۵۱
؍؍ محمد یعقوب صاحب	۴۵
؍؍ محمد نسیم خان صاحب	۶۵
؍؍ ایم ظفر احمد صاحب	۵۶
؍؍ ایم ابوبکر صاحب	۴۸
؍؍ شوکت احمد انصاری صاحب	۵۳
؍؍ کے پی اشرف صاحب	۴۸
؍؍ عبدالسلام صاحب	۴۸
؍؍ مظفر احمد صاحب بھٹی	۷۴
؍؍ محمود احمد صاحب بھٹی	[illegible]
؍؍ محمد رضا الکریم صاحب	۴۵
؍؍ محمد سیف الدین صاحب	۵۶
؍؍ طاہر احمد صاحب چیمہ	۵۷
؍؍ ایم ناصر احمد صاحب	۴۷
؍؍ مرزا مظفر احمد صاحب ظفر	۵۰
؍؍ منیر الدین صاحب شمسی	۵۲
؍؍ عبدالحفیظ صاحب ناصر	۵۷
؍؍ عبدالخالق صاحب پونچھی	۳۵
؍؍ مظفر احمد صاحب مرزا	۴۲
؍؍ محمد نذیر صاحب بورڈر	۵۶
مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ دوئم	۷۸
؍؍ ثریا بیگم صاحبہ	۶۱
؍؍ امۃ الرؤف صاحبہ بشریٰ	۶۰
؍؍ امۃ الرشید صاحبہ	۶۵
؍؍ شگفتہ نجم صاحبہ	[illegible]
؍؍ امۃ الرؤف صاحبہ	۶۸
؍؍ نصرت سلطانہ صاحبہ	۶۵
؍؍ مریم صدیقہ صاحبہ	۶۰
؍؍ راشدہ پروین صاحبہ	۶۵
؍؍ شاہینہ مرزا صاحبہ	۶۸

پروگرام دورہ انسپکٹران بیت المال آمد

تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ آندھرا - اڑیسہ - بنگال - تامل ناڈو - کیرالہ - کرناٹک - اور مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۳ ۲/۸۷ سے انسپکٹران صاحبان درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۸۸-۱۹۸۷ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹران صاحبان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب برائے صوبہ آندھرا، اڑیسہ و بنگال

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳ ۲/۸۷	کرڈاپٹی	۴ ۴/۸۷	۳	۶ ۴/۸۷
حیدرآباد	۱۵ ۲/۸۷	۱۰	۲۵	بنکال	۷	۲	۹
سکندرآباد	۲۵	۱	۲۶	کوٹ پلہ	۹	۱	۱۰
کرنول	۲۶	۱	۲۷	ارکو پٹنہ	۱۰	۱	۱۱
چنتہ کنٹہ - وڈمان	۲۷	۱	۲۸	تالبرکوٹ	۱۱	۱	۱۲
جڑچرلہ محبوب نگر	۲۸	۱	۱ ۳/۸۷	غنچہ پاڑا	۱۲	۱	۱۳
ظہیر آباد	۱ ۳	۱	۲	چودوار	۱۳	۱	۱۴
عادل آباد	۲	۱	۳	کٹک	۱۴	۱	۱۵
چنتہ پور کاماریڈی	۳	۱	۴	بھدرک	۱۵	۲	۱۷
علاقہ ورنگل	۴	۱۰	۱۴	سورو بلدی پدا	۱۷	۲	۱۹
کٹک	۱۴	۲	۱۶	کٹک	۱۹	۲	۲۱
بھوبنیشور	۱۶	۲	۱۸	لبنہ پردہ	۲۱	۲	۲۳
خوردہ - کیرنگ	۱۸	۵	۲۳	روڑکلہ	۲۳	۲	۲۵
نرگاؤں	۲۳	۱	۲۴	جمشید پور	۲۵	۲	۲۷
مانیکاگوڑا - نیاگڑھ	۲۴	۱	۲۵	موسیٰ بنی مائنز	۲۷	۵	۲ ۵/۸۷
کٹک	۲۵	۱	۲۶	مہو بھنڈار	۲	۱	۳
سونگڑہ	۲۶	۲	۲۸	کھڑک پور	۳	۱	۴
کیندراپاڑہ	۲۸	۱	۲۹	کلکتہ	۴	۷	۱۱
کٹک	۲۹	۱	۳۰	برلیشہ ہوگہ	۱۱	۱	۱۲
نیالی پدمپدا	۳۰	۱	۳۱	موہن پور ڈائمنڈ ہاربر	۱۲	۱	۱۳
کٹک	۳۱	۱	۱ ۴/۸۷	کبیرا - بانسرہ	۱۲	۱	۱۳
سرلو نیاگاؤں	۱ ۴/۸۷	۱	۲	حلقہ مرشد آباد	۱۴	۵	۱۹
پاراڈیپ	۲	۱	۳	کلکتہ	۱۹	۳	۲۲
کٹک	۳	۱	۴	قادیان	۲۴ ۵/۸۷	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل برائے صوبہ تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک اور مہاراشٹر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳ ۲/۸۷	کرونا گاپلی	۶ ۳/۸۷	۳	۹ ۳/۸۷
حیدرآباد	۱۵ ۲/۸۷	۱۰	۲۵	کوئیلون - آدی ناڈ	۱۰	۱	۱۱
مدراس	۲۶	۳	۱ ۳/۸۷	آلپی	۱۱	۱	۱۲
میلاپالیم	۲	۱	۳	ارناکولم کوچین	۱۲	۲	۱۴
شنکرن کوئل، توتی کورین	۳	۱	۴	ایراپورم	۱۴	۱	۱۵
ستان کولم	۴	۱	۵	مورلی پوزہ	۱۵	۱	۱۶
کوٹار	۵	۱	۶	چیلاکرہ، کادشیری	۱۶	۱	۱۷

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
پالگھاٹ	۱۷ ۳/۸۷	۱	۱۸ ۳/۸۷	شیموگہ	۱۱ ۴/۸۷	۲	۱۳ ۴/۸۷
منارگھاٹ	۱۸	۱	۱۹	سوراب - ساگر	۱۳	۱	۱۴
سوریاکتی	۱۹	۱	۲۰	ہبلی	۱۴	۱	۱۵
الاتلور	۲۰	۱	۲۱	لونڈہ - بلگام	۱۵	۱	۱۶
کیرڈالی	۲۱	۱	۲۲	ساونت واڑی	۱۶	۱	۱۷
کالکولم	۲۲	۱	۲۳	تیماپور	۱۷	۱	۱۸
پیتھوپیرم - وانیمبلم	۲۳	۱	۲۴	دیودرگ	۱۸	۱	۱۹
کالیکٹ	۲۴	۴	۲۸	یادگیر	۱۹	۴	۲۳
کوڈیاتھور	۲۸	۱	۲۹	شاہ آباد	۲۳	۱	۲۴
ٹیلی چیری	۲۹	۱	۳۰	گلبرگہ	۲۴	۱	۲۵
کنانور - کڈلائی	۳۰	۲	۱ ۴/۸۷	عثمان آباد	۲۵	۱	۲۶
کوڈالی - مٹنور	۱ ۴/۸۷	۲	۳	پونہ	۲۶	۱	۲۷
پینگاڈی	۳	۲	۵	بمبئی	۲۷	۳	۳۰
موگرال	۵	۱	۶	مارسی	۱ ۵	۱	۲
مرکرہ	۶	۲	۸	قادیان	۴ ۵/۸۷	-	-
بنگلور	۸	۳	۱۱		-	-	-

پروگرام دورہ وکیل المال تحریک جدید

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ تحریک جدید عالمگیر تبلیغ و فتح اسلام کے لئے عظیم الشان جہاد کبیر ہے۔ اور تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے۔ اضافہ اور وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے خاکسار منظور احمد گھنوکے وکیل المال تحریک جدید ماہ فروری، مارچ ۱۹۸۷ء میں حیدرآباد - تامل ناڈو اور کیرالہ کی جماعتوں کا دورہ کر رہا ہے۔ تفصیلی پروگرام کی اطلاع متعلقہ جماعتوں کو ڈاک سے بھجوائی جا رہی ہے۔ نمایاں اضافہ سے جلد تر چندہ تحریک جدید ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز عالمگیر فتح اسلام جلد تر ہونے کے لئے دعا بھی کرتے رہیں تاکہ دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو۔

وکیل المال تحریک جدید

موجودہ مالی سال قریب الاختتام ہے صدر صاحبان و عہدیداران مال توجہ فرمائیں

صدر صاحبان و عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ کو بخوبی علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال مئی سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ۳۱ دسمبر تک موجودہ مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جماعتوں کی طرف سے گزشتہ آٹھ ماہ کے عرصہ میں وصول شدہ رقوم چندہ جات کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے موجودہ چندہ جات کی رقوم منظور شدہ بجٹ کے مطابق نہیں ہیں۔ لہٰذا ایسی جماعتوں کے عہدیداران مال اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چندہ جات کی ترسیل میں اس کمی کو پورا کرنے کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ بذریعہ خطوط بھی نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اور اگر ایسی رقوم مرکز میں بھجوانے کیلئے مقامی سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہوں تو اُسے جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ مالی سال کے اختتام سے قبل چندہ کی رقوم وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں محسوب ہو سکیں اور سال کے آخر تک منظور شدہ بجٹ کے مطابق سو فیصدی چندہ جات کی وصولی ہو جائے اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین

نوٹ:- بقایا داران احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ بقایا رقوم چندہ جات کی جلد از جلد ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سہ روزہ سالانہ یورپین اجتماع بقیہ صفحہ اوّل

دیگر جماعتوں کے لینے والے احمدی جو آج اس خالصتاً دینی اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہی میرا اُن کے نام پیغام ہے کہ آج آپ امن کے محافظ کے طور پر دُنیا میں قائم کئے گئے ہیں۔ آج اسلام کے نمائندہ اور ایمبیسڈر یا سفراء کے طور پر آپ دُنیا میں نکلیں جہاں کہیں سے بھی آپ آئیں جہاں کہیں بھی آپ جانے والے ہوں آپ کی یہ حیثیت اوّلین حیثیت ہونی چاہیئے کہ آپ اسلام کے سفیر ہیں یعنی امن کے سفیر ہیں اور اُس امن کے سفیر ہیں جو واقعاتی طور پر آپ نے پالیا ہے آپ کی زندگیوں میں واضح ہو چکا۔ اُس امن کی تلاش کرتے رہیئے جب تک وہ امن آپ کو نصیب نہ ہو۔ اور دُنیا کو موقعہ دیں کہ وہ امن آپ سے حاصل کرے اس حیثیت میں زندہ رہیں گے آپ تو یقیناً ایک فاتح کی حیثیت سے زندہ رہیں گے۔

خطبہ جمعہ کے دوران پنڈال بھر چکا تھا اور جگہ کی کمی کے باعث بہت سے خدام نے پنڈال سے باہر خطبہ سُنا اور نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے پنڈال سے باہر تشریف لے گئے۔ لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے سے قبل حضور نے یورپین ممالک کے نیشنل ریجنل اور قائدین مجالس کو جو قطار میں کھڑے تھے مصافحہ کا شرف بخشا جونہی حضور اقدس نے پرچم لہرایا تو خدام نے پُرجوش نعرے لگائے۔

افتتاحی اجلاس

ڈیڑھ بجے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوتِ قرآن کریم مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور نے کی جبکہ محمد الیاس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے کچھ اشعار ترنم سے پڑھ کر سُنائے۔ عہد دوہرانے کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سے مغربی جرمنی میں بھی عہد دوہرایا جائے۔

دو بج کر پانچ منٹ پر حضور کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ جس میں حضور نے خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں فرمایا کہ آج اگر عالمِ اسلام پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا عالمِ اسلام کو امن نصیب ہے کیا ان کے ہاں خدا کے حضور کامل اطاعت کا رنگ ہے تو علم ہوتا ہے کہ عالمِ اسلام میں اس آیت کی صداقت کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے آج بد قسمتی سے بدامنی کا وہ گہوارہ عالمِ اسلام ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی دین ہے تو صرف وہ اسلام ہے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ آج اسلام کی سچائی کا دار و مدار اور دُنیا کا امن آپ سے وابستہ ہے اور یہ صرف نظریات سے نہیں بلکہ عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا کیونکہ قرآنی شرط یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال سے اُس کو سچا ثابت کرنا ضروری ہے۔ حضور کا یہ خطاب ۵۷ منٹ تک جاری رہا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

حضور کے خطاب کے بعد خدام نے کھانا کھایا جس کے بعد اجتماع کے دوسرے پروگرام جاری رہے۔ جن میں علمی و ورزشی مقابلہ جات شامل تھے۔ پہلے دن کے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت اور اذان تھے۔ جن میں کل ۸۸ خدام نے حصہ لیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں اُونچی چھلانگ کلائی پکڑنا اور گولہ پھینکنا کے مقابلوں میں ۸۵ خدام نے حصہ لیا۔ علمی مقابلوں کے اختتام پر دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو مہمان خصوصی مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ ہالینڈ نے انعامات دیئے۔

مجلس عرفان

نماز مغرب اور عشاء کے بعد جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ نے تشریف لاکر پڑھائیں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ خدام نے حضور سے مختلف اُمور کے متعلق سوالات پوچھے جن کے حضور نے علم کی گہرائیوں سے پُر نہایت جامع جوابات دیئے۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو رواں جرمن ترجمہ کرنے کی سعادت ملی۔

دوسرا دن

صبح نماز فجر اور درس قرآن کریم و حدیث کے بعد خدام بسوں کے ذریعہ مقام اجتماع سے سیدھے مسجد نور کے سامنے والے سپورٹس گراؤنڈ میں پہنچے۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں دوڑیں والی بال اور فٹ بال شامل تھے۔

سپورٹس گراؤنڈ میں حضور ایدہ اللہ کی آمد اور تشریف آوری

ان مقابلوں کی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ از راہِ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لائے اور فٹبال کا فائنل میچ ملاحظہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے موسم کی خرابی سردی اور بارش کے باوجود قریباً ایک گھنٹہ تک وہاں قیام فرمایا اور خدام کے مقابلوں میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ حضور نے اطفال سے بھی اُنکے نتیجوں کے بارے میں استفسار فرمایا۔ پیارے آقا کی یہ غیر معمولی شفقت خدام کے لئے از حد حوصلہ افزائی کا موجب بنی۔

ورزشی مقابلہ جات کے اختتام پر مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ سوئٹزرلینڈ نے دوئم اور سوئم آنیوالے کھلاڑیوں اور ٹیموں کو انعامات دیئے۔ آپ نے مختصر سی تقریر میں کہا کہ مومن ایک فعال زندگی گذارتا ہے اور روحانی زندگی کے ساتھ جسمانی زندگی کے حسن کو بھی نکھارتا ہے اس طرح سے ہر ایسا کام جس کے پیچھے ایک نیک نیت ہوتی ہے نیکی اور عبادت کا رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ آپ نے دُعا کی کہ اللہ اس تقریب کے ذریعہ آپ کو روحانی برکتیں عطا کرے جو کہ تقریب کا اصل مقصد ہے۔

بعد ازاں خدام بسوں کے ذریعہ واپس مقام اجتماع کی جانب روانہ ہوئے کھانے کے بعد تقاریر کے مقابلے ہوئے جن میں انگریزی جرمن اور اردو زبان کی تقاریر شامل تھیں۔ سترہ خدام نے ان میں حصہ لیا۔ ازاں بعد مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ میں ۲۷ خدام شامل ہوئے۔

دوسرے روز مجلس عرفان

شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور پھر مجلس عرفان کے لئے رونق افروز ہوئے۔ یہ نہایت ہی دلچسپ اور ایمان افروز مجلس قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی حضور انور نے ایک جرمن اور ایک عرب دوست کے متعدد سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

اجتماع کے تیسرے اور آخری روز مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوئی جس کا آغاز محترم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر سے ہوا۔ امیر صاحب نے فرمایا آئندہ سے شوریٰ کی کارروائی انگریزی زبان میں ہوا کرے گی کیونکہ انگریزی رابطہ کی زبان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اجتماعات خدام کے تربیتی مقاصد کے لئے منعقد ہوتے ہیں۔ کسی ہنگامی صورت حال، نقائص یا مشکل حالات میں بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے باہمی یکجہتی پیار اور محبت کی فضا کو قائم رکھنے اور برادرانہ تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیا۔ امیر صاحب نے خدام کو بچوں کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دلائی۔

شوریٰ کی بقیہ کارروائی کی صدارت نیشنل قائد جرمنی فلاح الدین خان صاحب نے کی۔ ایجنڈہ کی تجاویز پر جن خدام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اُن میں عبد الباری صاحب (یو۔کے) وسیم صدیقی صاحب ہالینڈ بشیر احمد کابلوں صاحب جرمنی۔ مبشر حجہ صاحب طاہر محمود صاحب چوہدری نعیم الدین صاحب جرمنی شامل تھے۔ شوریٰ میں کل چالیس ممبران شامل ہوئے جبکہ ۲۹ زائرین نے کارروائی سُننے کا موقعہ حاصل کیا۔ مبلغ سلسلہ مکرم بشارت محمود صاحب کارروائی کے دوران ممبران کو شوریٰ کے قواعد و ضوابط سے آگاہ کرتے رہے۔ شوریٰ کی کارروائی کے اختتام پر پنڈال میں پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا جس میں ۸ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس سے قبل نیشنل قائد صاحب نے اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا آخری روز ورزشی مقابلہ جات کے فائنل مقابلے کھیلے گئے۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا آخری اجلاس ۳ بجے بعد نماز ظہر و عصر حضور ایدہ اللہ کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سلیم گیلانی صاحب نے کی خالد محمود صاحب اور غلام سرور صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی پھر مختلف مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال و خدام کو حضور اقدس نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات دیئے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے خدام سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور نے اجتماع کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسان کا ذکر فرمایا اور توقع سے بڑھ کر خدام کی حاضری پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس ملک کو محمد مصطفیٰ کے دین کے لئے آپ نے فتح کرنا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں فتح سے مراد دلوں کو دلائل و براہین سے فتح کرنا ہے حقیقت میں مراد فتح سے مراد دُنیاوی فتح نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن قوم میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیتیں دیگر یورپی قوموں سے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن جب تک ہر احمدی فرد مبلغ نہیں بن جاتا اُس وقت تک جرمنی کو مسلمان بنالینا ایک موہوم خیال ہے۔ اس لئے اپنے وجود کو

ضروری اعلان

بمطابق دستورِ اساسی مجلس انصاراللہ "ناظمِ اعلیٰ" پورے ملک کا ہوتا ہے۔ ان کے صوبائی سطح پر مجلس انصاراللہ کے جو ناظمین نامزد کئے گئے تھے۔ وہ ناظم اعلیٰ کی بجائے ناظمِ علاقہ یا ناظم ضلع کہلائیں گے۔ لہٰذا بھارت میں "ناظم اعلیٰ" کی اصطلاح کو ختم کیا جاتا ہے۔

(۲)۔ یکم جنوری ۱۹۸۷ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء بہ تفصیلِ ذیل ناظمین نامزد کئے گئے ہیں۔ زعماء کرام اور جملہ اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ سے درخواست ہے کہ اُن کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔

آندھرا پردیش (۱) مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد۔ ناظم علاقہ آندھرا پردیش
(۲) مکرم محمد صادق صاحب آف جسٹر چرلہ ...... نائب " " "
(۳) مکرم شیخ مسعود احمد صاحب اٹین حیدرآباد ...... نائب ناظم عمومی " "

- کیرالہ:- مکرم سی۔ کنہی عبداللہ صاحب آف پینگاڈی:- ناظم علاقہ کیرالہ۔
- بہار:- مکرم سید عبدالباقی صاحب: ناظم علاقہ بہار۔
- بنگال:- مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے: ناظم علاقہ مغربی بنگال۔
- اڑیسہ:- (۱)۔ مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب: ناظم ضلع کٹک و ڈھینکان نال۔
  (۲)۔ مکرم الحاج شیخ علی احمد صاحب: ناظم ضلع پوری۔
- کشمیر:- (۱)۔ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب بٹ آف رشی نگر: ناظم علاقہ ۱
  (مجالس انصاراللہ رشی نگر۔ آسنور۔ کوریل۔ ماندجن۔ ناگرن۔ صوفن نامن۔ مانلو۔ میشہ داڑ)
  (۲)۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب آہنگر آف شورت: ناظم علاقہ ۲۔
  (ناصرآباد۔ شورت۔ ادگام۔ ہاری پاریگام۔ اندورہ۔ پچھوہر۔ سندبراڑی۔ مرہامہ۔ چکھوٹ)
  (۳)۔ مکرم منصور احمد صاحب تیر بی۔ اے: ناظم علاقہ ۳۔
  (یاری پورہ۔ چک ایرجہ۔ نونہ مٹی۔ بالسو۔ آر ونی۔ سری نگر۔ ترکہ پورہ۔ اونہ گام)

جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ ناظمین علاقہ سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ بھارت

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ٭ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
(رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTES FACTORY.
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE:- 6348179 / RESI:- 629389 }
BOMBAY-400099.

تجھے سب زیر فرما لئے نصرت کسی سے نہیں
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) میں معیاری اور بارعایت
• گروسری • مٹھائیاں • کیسٹس۔ اور • تازہ سبزیوں
کی خرید کے لئے آپ کی اپنی دوکان:-

TAJ CASH AND CARRY
KLINGER STR. 9, 6000 FRANKFURT / MAIN.
PHONE:- 069-281801 — PROP:- INAM AND ATA.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

ارشادِ باری تعالےٰ:-
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے!
(طالبِ دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONES { 76360 / 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْٓ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt:- BALASORE (ORISSA)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے سپیئر پرزے

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!
(کشتی نوح)

پیشکش :-
ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4498.
HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)
PHONE NO. 12.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)

SAIRA Traders,
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس،
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر :- ۴۲۹۱۶)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

AIR®
CALCUTTA - 15.
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے :